

داروداران

﴿ قرآن و حدیث کی روشنی میں ﴾

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ڈاکٹر منظور احمد سعیدی



كُلُّ نَبِيٍّ اِسْلَامًا مُّشَرِّقٌ
كُلُّ نَبِيٍّ اِسْلَامًا مُّشَرِّقٌ

نبیوں کا ہر ایک اسلام ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿۵۶﴾ (الاحزاب: ۵۶)

بیشک اللہ اور اسکے سارے فرشتے درود بھیجتے رہتے ہیں نبی پر،
اے ایمان والو! تم بھی درود بھیجو ان پر اور خوب سلام عرض کرو

درودِ تاج

﴿قرآن وحدیث کی روشنی میں﴾

ڈاکٹر منظور احمد سعیدی
پی۔ ایچ۔ ڈی

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی



كُلُّ بَلَدٍ اِسْلَامٌ مُّشَرِّقٌ
هَانِكْ

نہو پلارک، یو ایس اے

بہ اجازت ادارہ مسعودیہ

’جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ‘

نام کتاب:	’درود تاج‘ ﴿قرآن و حدیث کی روشنی میں﴾
شارح:	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد / ڈاکٹر منظور احمد سعیدی
پیش لفظ:	محمد مسعود احمد سہروردی، اشرفی
کمپیوٹر کتابت:	منصور احمد اشرفی
اشاعت:	محرم الحرام ۱۴۲۸ھ بمطابق فروری ۲۰۰۷ء
تعداد:	۵۰۰۰
ناشر:	گلوبل اسلامک مشن، انک نیویارک، یو ایس اے
قیمت:	



Published By:



Global Islamic Mission, INC.

P.O. Box 100

Wingdale, NY 12594

U.S.A.

www.globalislamicmission.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

فَاذْكُرُونِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنَ ۝

﴿۱۵۲-۲﴾

رب ذوالجلال کالاکھ لاکھ احسان ہے کہ ہم کچھ بھی نہ تھے اور اس نے ہمیں ایک ہستی بخشی اور اپنی مخلوق میں شامل فرمایا۔ پھر احسان فرمایا کہ اشرف المخلوقات بنایا۔ مزید احسان فرمایا کہ مومن بنایا اور ہر احسان سے بڑھ کر یہ احسان کہ ہمیں اپنے پیارے محبوب ﷺ کی امت میں رکھا۔۔۔ ہمیں چاہئے کہ فرائض، واجبات، سنت اور نوافل کے ساتھ ساتھ ہر لمحہ اس مالک کا ذکر کر کے اُس کے شکر گزار بندے بننے کی کوشش کریں۔

جس طرح اللہ رب العزت کے ہم پر کروڑوں احسانات ہیں اسی طرح اللہ کے حبیب ﷺ کے بھی اپنی امت پر بے اندازہ احسانات ہیں کہ آپ نے ہر مشکل برداشت کی مگر اپنی امت کو نہیں بھولے جسکی شہادت میں دفتر کے دفتر بھرے پڑے ہیں۔۔۔۔۔ رب العالمین کے ساتھ ساتھ رحمة اللعالمین کا شکر بھی ہمیں ادا کرنا ہے، یعنی ذکر خدا کے ساتھ ساتھ ذکر رسول بھی ہم پر لازم ہے۔

شایان شان ذکر رسول ﷺ کیلئے جہاں اور بھی بہت سے طریقے آج امت میں رائج ہیں وہیں سب سے آسان اور بہتر ذریعہ آپ پر درود و سلام بھیجنا ہے، جو نبی کا غلام بہ آسانی کر سکتا ہے۔۔۔ اب جو کوئی درود و سلام سے روکے یا اس طرح شکوک و شبہات پیدا کرے کہ لوگ درود و سلام سے دور ہوتے چلے جائیں وہ دراصل ذکر رسول سے روکتا ہے جو سراسر قرآن کریم کے ان گنت پیغامات کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ جو درود سے دور کرے وہ ہمیں رسول سے دور کرتا ہے اور یہی دوری اللہ جل شانہ سے دوری ہے۔ ہماری دعا ہے کہ ہم ہمیشہ ہمیشہ ذکر خدا کے ساتھ ذکر رسول ﷺ بھی کرتے رہیں اور اپنے سروں پر درودوں کی دستار باندھے ہوئے اپنے آقا و مولیٰ کے گن گاتے رہیں۔ (امین)

کاروان امت مسلمہ کے سفر میں حب بھی کسی نے رخنہ پیدا کرنے کی کوشش کی کہ ان کو انکی منزل

حق کے پروانوں نے ہمیشہ ہی جان سے، مال سے، اور قلم سے جہاد کر کے اُمت کے قدم مضبوط کئے تاکہ ہم منزل مقصود کی طرف گامزن رہیں۔۔۔ انہی افراد میں یعنی مردانِ خدا میں حضور مسعود ملت، حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ تعالیٰ کا نامِ نامی اسمِ گرامی بھی آج کے دور میں ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ آپ کے رشحاتِ قلم میں زیر نظر کتاب ”دروود تاج (قرآن وحدیث کی روشنی میں)“ ایک حسین اور ضروری اضافہ ہے۔

عنوان دیکھتے ہی دل میں خیال ہوا کہ سب ہی کی طرح گلوبل اسلامک مشن کے قارئین کیلئے بھی یہ کتاب ایک انمول تحفہ ہوگی۔۔۔ حضرت سے شائع کرنے کی اجازت چاہی، حضرت نے اجازت مرحمت فرمائی اور اب یہ کتاب ہمارے ادارے کی طرف سے ایک اور خدمت کے طور پر آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے۔۔۔ دروود تاج کا ایک ایک لفظ پڑھئے اور اسکے تعلق سے اس کتاب میں درج قرآن وحدیث کی پیغامات کو سامنے رکھتے ہوئے کم عقلوں، بد مذہبوں اور گمراہوں کے پیدا کئے ہوئے تمام شکوک وشبہات رفع کرتے چلے جائیں۔

آخر میں دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مصنفین کتاب ہذا کے درجات بلند فرمائے اور عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے۔ اسکے ساتھ ہی ہم شکر گزار ہیں منصور احمد اشرفی کے کہ جنہوں نے بہت ہی کم وقت میں اس کتاب کی ری کمپوزنگ اور کور ڈیزائن کر کے ہمیں بھیجے اور جناب سلیم الدین صاحب کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے صرف دو ہی دن میں کئی ہزار کی تعداد میں اس کتاب کو چھاپ کر مہیا کیا۔۔۔۔۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب پاک ﷺ کے وسیلہ جلیلہ کے طفیل ہم سب کی اس ادنیٰ سی کوشش کو اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرمائے۔

امین بجاہ النبی الکریم والہ واصحابہ اجمعین

ابولمنصور

محمد مسعود احمد سہروردی اشرفی

چیمبر مین

۲۷ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ بمطابق ۱۶ فروری ۲۰۰۷ء

گلوبل اسلامک مشن، انک
نیویارک، یو ایس اے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

درود تاج

قرآن وحدیث کی روشنی میں

ایک دن حضور ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اچانک تشریف لائے، چہرہ مبارک خوشی سے دمکتا ہوا۔۔۔۔ فرمایا: 'مجھے مبارک باد دو، مجھے مبارک باد دو!' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حیرت سے عرض کیا: 'ہمارے ماں باپ آپ پر قربان، یا رسول اللہ! کس بات کی مبارکباد؟'۔۔۔۔ فرمایا: 'مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا جہاں سے محبوب ہے:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿۵۶﴾ (الاحزاب: ۵۶)

بیشک اللہ اور اسکے سارے فرشتے درود بھیجتے رہتے ہیں نبی پر،
اے ایمان والو! تم بھی درود بھیجو ان پر اور خوب سلام عرض کرو

۔۔۔۔ یہ سنتے ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیک زبان عرض کیا: 'یا رسول اللہ! مبارک ہو، مبارک ہو!'

قرآن کریم میں ۶۶۶۶ (چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ) آیات ہیں مگر یہ محبوب ترین آیت ہے، ہم کو بھی محبوب ہونی چاہئے۔ ہماری پسندیدگی اور ناپسندیدگی کا تعلق حضور ﷺ کی پسندیدگی اور ناپسندیدگی سے ہونا چاہئے۔۔۔۔ جو آپ کو پسند ہے اسکو ہم پسند کریں، جو آپ کو ناپسند ہے، اسکو ہم ناپسند کریں۔ یہی اتباع سنت اور حضور ﷺ کی پیروی کی روح ہے۔ اس پسندیدگی اور ناپسندیدگی میں کائناتی راز ہیں کیونکہ حضور ﷺ

کی پسندیدگی، ناپسندیدگی وحی الہی کے تابع ہے جس نے ہم کو صدیوں کے تجربوں سے بے نیاز کر کے نتائج تک پہنچا دیا، یہی اسکا امتیاز ہے جو عقل والوں کیلئے قابل توجہ ہے جو تجربوں پر یقین رکھتے ہیں۔

تو ذکر تھا آیت کریمہ کے نزول کا، جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، ہم درود کس طرح پڑھیں؟

حضور ﷺ نے درود ابراہیمی تلقین فرمایا۔ اس کے علاوہ اور درود شریف بھی ارشاد فرمائے، جنکو آٹھویں صدی کے مشہور محدث ابن قیم جوزی م ۵۷۵ھ نے اپنی کتاب جلاء الافہام فی الصلاة والسلام علی خیر الانام^۲ میں اور ہندوستان کے مشہور محدث شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی کتاب 'جذب القلوب الی دیار المحبوب' ۳ میں نقل کیے ہیں، لیکن ہم کو ایک ہی درود شریف معلوم ہے۔ اصل میں درود کا مقصد آپ کی تعریف و توصیف اور آپ کے فضائل و کمالات کا بیان ہے لیکن چونکہ حضور ﷺ میں کمال عجز و انکساری تھی؛ اسلئے جو درود پاک آپ نے ارشاد فرمائے ان میں آپ کی تعریف و توصیف اور آپ کے فضائل و کمالات کا بیان نہیں، بلکہ ہر درود پاک میں اللہ تعالیٰ ہی سے عرض کیا گیا ہے کہ تو ہی اپنے محبوب ﷺ پر درود بھیج ہم تو اس لائق نہیں اور اس میں شک بھی کیا ہے؟۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو درود پاک حضور ﷺ ارشاد فرمائیں وہی پڑھیں بلکہ براہ راست تمام مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿۵۶﴾

﴿الاحزاب: ۵۶﴾

اے ایمان والو! تم بھی درود بھیجو اور خوب سلام عرض کرو۔

۱۔۔۔ بخاری شریف، کتاب احادیث الانبیاء، حدیث: ۳۳۷۰

۲۔۔۔ شمس الدین محمد بن ابی بکر ابن قیم جوزی (م۔ ۵۷۵ھ) نے، جلاء الافہام فی الصلاة والسلام علی

خیر الانام (ص: ۸۳-۹۱) مطبوعہ (لاہور) فیصل آباد۔

۳۔۔۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، جذب القلوب الی دیار المحبوب، کلکتہ ۱۸۳۵ء

اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے تحت صلحائے امت نے اپنے اپنے ذوق و شوق کے مطابق درود شریف ارشاد فرمائے، یہ انکے نفس کی خواہش نہ تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل تھی۔ اگر وہ درود شریف نہ لکھتے تو نافرمانی ہوتی۔ پھر ہر درود پاک میں حضور ﷺ کی تعریف و توصیف ہے اور فضائل و کمالات کا بیان ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جا بجا حضور ﷺ کی تعریف و توصیف کی ہے اور فضائل و کمالات بیان کئے ہیں۔ درود تاج بھی انہیں درودوں میں سے ایک درود ہے جو گزشتہ آٹھ سو سال سے سننے والے سن رہے ہیں، یہ آج یا کل کی بات نہیں جو ہم اور آپ رد کر دیں۔ محبت کی فطرت یہ ہے کہ وہ محبوب کی تعریف سننا پسند کرتی ہے۔ کوئی جھوٹی بھی تعریف کرے تو کوئی عاشق تعریف کرنے والے کو لقمہ نہیں دیتا بلکہ خوشی خوشی سنتا رہتا ہے اور جب سچی تعریف کی جائے تو عاشق کے دل کو کیوں نہ بھائے؟ اب دیکھنا یہ ہے کہ درود تاج میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ قرآن و حدیث میں ہے یا نہیں؟ کیونکہ ہمارے فکر و عمل کی رہنمائی قرآن و سنت سے ہی ہوتی ہے۔ ایک بنیادی بات یہ ہے کہ حضور ﷺ کی ساری خوبیاں سارے فضائل و کمالات اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ہیں، اس پر ایمان ضروری ہے ورنہ محرومی کے سوا کچھ نہیں۔

--- اب ہم قرآن و حدیث کی روشنی میں درود تاج کا جائزہ لیتے ہیں۔



اللهم صل على سيدنا و مولينا محمد
صاحب التاج والمعراج والبراق والعلم
اے اللہ! رحمت فرما ہمارے سردار اور ہمارے مالک و مدگار محمد ﷺ پر جو تاج
والے ہیں، جو معراج والے ہیں، جو براق والے ہیں، جو جھنڈے والے ہیں۔
شروع کے تین الفاظ تو درود ابراہیمی میں موجود ہیں، حضور ﷺ ہمارے مالک

مدگار اور سردار ہیں، اسکا ذکر قرآن وحدیث میں ہے، قرآن کریم میں ارشاد ہے:

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ﴿۱﴾ (الاحزاب: ۶)

نبی مومنین کا ان کی جانوں سے زیادہ مالک ومولیٰ ہے

۔۔۔۔ اور جو حدیث شریف میں آتا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا:

اناسید ولد آدم فی الدنيا وفي الآخرة ولا فخر

میں دنیا و آخرت میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور مجھے اس پر کوئی ناز نہیں۔

حضور ﷺ کا نام نامی 'محمد' ﷺ قرآن کریم میں ہے^۱ اور ہر آسمانی کتاب اور صحیفے میں ہے^۲ حتیٰ کہ ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں بھی ہے۔^۳ بلکہ جدید تحقیق یہ سامنے آئی ہے کہ ہر انسانی وجود کے دانے پھینچے پر نام نامی 'محمد' ﷺ موجود ہے۔^۴ حضور ﷺ صاحب التاج ہیں، خود فرمایا:

عمامے عرب کے تاج ہیں^۵

حضور ﷺ کا سفر معراج تو معروف ومشہور ہے، تفصیلات قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔ ابتدائی سفر معراج کا ذکر سورہ اسراء کی اس آیت میں ہے:

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا ﴿سورة اسراء: ۱﴾

پاکی اسکی جو راتوں رات لے گیا اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف۔

۱۔۔۔ (۱)۔۔۔ مصنف ابی شیبہ: ج ۱۱، ص ۴۱۱، بیروت (ب)۔۔۔ ترمذی شریف، حدیث: ۳۱۴۸، بیروت

۲۔۔۔۔۔ قرآن کریم، ۲۹/فتح/۴۸:۶/صف/۶۱

۳۔۔۔۔۔ انجیل برناباس، ۴۹، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۳، ۱۹۱ ۴۔۔۔۔۔ رگ وید، منڈل ۱، سکت ۱۳، منتر ۴

۵۔۔۔۔۔ روزنامہ البلاد (سعودی عرب) شمارہ یکم شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ

۶۔۔۔۔۔ کنز العمال، حدیث: ۴۱۱۳۲، ۴۱۱۳۳ اور کشف الخفا للعجلونی، ۲/۱۹۴، مکتبہ دار التراث

ابتدائی سفر کے بعد پھر اگلے سفر کا ذکر سورہ نجم کی بعض آیات میں ہے۔^۱
 حضور ﷺ نے جس سواری پر سفر کیا احادیث شریف میں اس کا نام براق آیا ہے۔^۲
 ﴿مشکوٰۃ﴾ --- حضور ﷺ کے کئی جھنڈے تھے، سفید و سیاہ^۳ --- اور ایک مقدس
 جھنڈے کا ذکر حضور ﷺ نے خود فرمایا:

بیدی لواء الحمد و لافخر و من دونی تحت لوائی و لافخر^۴
 اور حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اس پر مجھے فخر نہیں آدم اور ان کے بعد آنے
 والے تمام انبیاء میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اس پر بھی مجھے فخر نہیں۔



دافع البلاء و الوباء و القحط و المرض و الالم
 بلاؤں، وباؤں، قحط، بیماریوں اور مصیبتوں کے دور کرنے والے ہیں

عادت الہی ہے کہ ایک کو دوسرے سے دفع فرماتا ہے، اور حکمت یہ بیان فرمائی
 کہ فساد عام نہ ہو جائے --- چنانچہ --- ارشاد ہوتا ہے:

وَلَوْلَا دَفَعُ اللَّهُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ ﴿بقرہ: ۲۵۱﴾
 اور اگر نہ ہو اللہ کا دفع کرنا لوگوں کو بعض کو بعض سے البتہ تباہ ہو چکی ہوتی زمین۔
 --- دوسری جگہ فرمایا:

وَلَوْلَا دَفَعُ اللَّهُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهْدَمَتِ صَوَامِعُ ﴿ج: ۳۰﴾
 اور نہ ہوتا ہٹاتے رہنا اللہ کا لوگوں کو بعض کو بعض سے تو ضرور ڈھادی
 جاتیں خانقاہیں اور عیسائیوں کے گرجے، اور یہودیوں کے عبادت خانے

۱--- قرآن کریم، ۶/نجم/۱۵۳ اور ۱۳/الحج/۱۷ ۲--- بخاری شریف، کتاب بدنا لخلق، حدیث: ۳۲۰۷

۳--- مسند احمد، ج: ۱، ص: ۲۸۱ ۴--- مسلم شریف، کتاب الفہائل، حدیث: ۱۲ اور ترمذی شریف حدیث: ۳۶۱۵، ۳۱۳۸

اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی بعثت سے بہت سی معاشرتی اور روحانی وباؤں، بلاؤں اور بیماریوں اور مصیبتوں کو دفع فرماتا ہے۔

حضور ﷺ کی بعثت کے وقت معاشرے میں غلامی، جوئے بازی، سود خوری کی بلائیں، ظلم و ستم، قتل و غارتگری اور لوٹ مار کی وبائیں، شراب خوری، زنا کاری، حسد و دشمنی کی بیماریاں، امن و انصاف، سچائی، وفا شعاری کا قحط، غربت و مسکینی اور مظلومیت کی مصیبتیں تھیں۔۔۔۔۔ حضور ﷺ معاشرتی اور روحانی وباؤں اور بلاؤں کو دفع کرنے آئے تھے اور حیرت انگیز طور پر دفع ہو گئیں۔۔۔۔۔ بلکہ آپ کے وجود مقدس سے عذاب تک ٹل گئے، دفع ہو گئے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ﴿انفال: ۳۳﴾

اور اللہ عذاب بھیجے والا نہیں جب کہ تم ان میں ہو

۔۔۔۔۔ قوم لوط پر کنکریوں کا عذاب آیا:

فَجَعَلْنَا عَلَيْهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ ﴿٤٣﴾

تو ہم نے کر دیا اس کو تہہ و بالا اور برسایا ہم نے ان پر کنکریلے پتھر

۔۔۔۔۔ قوم عاد و ثمود پر کڑک کا عذاب آیا:

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾

تو پکڑا ان کو خاص کڑک نے اس پر جو وہ کما چکے تھے

۔۔۔۔۔ بنی اسرائیل پر طوفان، بڑی گھن، دیمک، جوئیں، مینڈک اور خون کا عذاب آیا:

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجُرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ

وَالدَّمَ۔۔۔۔۔ ﴿اعراف: ۱۳۳﴾

کہ بھیجا ان پر طوفان اور بڑی، اور جوئیں (گھن، دیمک) اور مینڈک اور خون

فرعون اور اسکی قوم پر پانی کا عذاب آیا اور سب ڈوب گئے مگر فرعون کے جسم کو اللہ تعالیٰ نے عبرت کیلئے باقی رکھا:

فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فَرَقٍ كَالظُّورِ الْعَظِيمِ ﴿۶۳﴾ ﴿شعراء: ۶۳﴾

تو پھٹ گیا اور ہو گئے دونوں سمت جیسے بڑا پہاڑ

ثُمَّ أَعْرَفْنَا الْأَخْرَيْنَ ﴿۶۴﴾ ﴿شعراء: ۶۴﴾

پھر ڈبو دیا ہم نے دوسری جماعت والوں کو

۔۔۔ اور اصحاب فیل کو پرندوں اور کنکریوں سے تہس نہس کر کے رکھ دیا۔

وَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ﴿۶۵﴾ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ﴿۶۶﴾

فَجَعَلْنَاهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ﴿۶۷﴾ ﴿فیل: ۶۷﴾

اور چھوڑ دیں ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں جو پھینکتی تھیں

ان پر پتھر کی کنکریاں تو کر دیا انہیں جیسے کھایا ہوا بھوسہ۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا: پچھلی اقوام پر کیسے کیسے عذاب آئے مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقے امت مسلمہ کو ہر قسم کے عذاب سے محفوظ رکھا۔ عذاب کی صورتیں مختلف ہیں، وہ وبا اور بلا کی صورت میں بھی آسکتا ہے، قحط کی صورت میں بھی آسکتا ہے، وہ بیماری کی صورت میں بھی آسکتا ہے، وہ کسی بھی مصیبت کی صورت میں آسکتا ہے، اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ پر ہر قسم کے عذاب کو دفع کر دیا اور حضور ﷺ کو 'دافع' بنا دیا۔ حقیقی 'دافع' تو اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو 'مجازی دافع' بنا دیا۔ یہ اس کا کرم ہے۔

اصل میں نبی و رسول کو اللہ تعالیٰ ڈاکٹر و حکیم بنا کر نہیں بھیجتا، یہ چیزیں ان کے مقام عالی سے بہت ہی فروتر ہیں، شاید بعض لوگوں نے (معاذ اللہ) ایسا ہی سمجھا ہے

بیشک احسان فرمایا اللہ نے ایمان والوں پر جو بھیجا ان میں رسول انہیں
میں سے تلاوت کرے ان پر اللہ کی آیتیں اور پاک کرے ان کو اور سکھائے
ان کو کتاب و حکمت ورنہ ضرور وہ لوگ پہلے سے کھلی گمراہی میں تھے۔

اور تو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حضور ﷺ کی آمد آمد کیلئے دعا فرمائی، تو
اس دعا میں بھی اس حقیقت کو واضح فرمایا۔۔۔۔۔ آپ نے دعا فرمائی:

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً
مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۱۲۹﴾

اے ہمارے پروردگار اور بھیج دے ان میں ایسا رسول ان میں سے کہ
تلاوت کرے ان پر تیری آیتیں اور سکھائے انہیں کتاب اور حکمت اور پاک
صاف فرمائے ان کو بیشک تو ہی غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی بعثت کا اصل مقصد تزکیہ نفس
اور دلوں کا پاک کرنا تھا۔ آپ نے ہم کو یہ عظیم تصور دیا کہ انسان سنور گیا تو سارا جہاں
سنور گیا اور انسان اگر بگڑ گیا تو سارا جہاں بگڑ گیا۔۔۔۔۔ آج پورا معاشرہ و باؤں، بلاؤں،
قحط، بیماریوں اور مصیبتوں میں گرفتار ہے، حضور ﷺ کے عہد مبارک میں ایسا نہ تھا کہ
آپ دافع البلاء والبلاء موجود تھے۔

آپ نے بلاؤں اور وباؤں کا دافع کیا۔۔۔۔۔ آپ کے عہد مبارک میں خشک
سالی نے جینا مشکل کر دیا، نماز جمعہ میں خطبہ جمعہ کیلئے ممبر پر چڑھتے ہوئے ایک
صحابی رضی اللہ عنہ نے بارش کی دعا کیلئے عرض کیا، دعا فرمائی، ابھی دعا ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ

موسلا دھار بارش ہونے لگی اور مسلسل ایک ہفتے تک ہوتی رہی اسارامدینہ جل تھل ہو گیا، نقصانات ہونے لگے، دوسرے جمعہ کو انہیں صحابی (رضی اللہ عنہ) نے مدینہ منورہ پر مینہ نہ برسنے کی دعا کی درخواست کی، آپ نے دعا فرمائی:

اللهم حوالینا لاعلینا^۲
اے اللہ ہم پر بارش نہ برسا، ارد گرد برسا

دعا کرنی تھی، مدینہ منورہ پر بارش رک گئی، مدینہ منورہ کے ارد گرد برسنے لگی۔ آپ کے بچپن میں آپ کو گود میں لے کر بارش کی دعا مانگی تو اس زور سے بارش ہوئی کہ وادی و تالاب بھر گئے۔^۳

حضور ﷺ نے ظاہری اور جسمانی امراض کا ایسا علاج فرمایا کہ عقل حیران رہ گئی۔
﴿۱﴾ --- حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کے بدن پر سخت کھجلی تھی، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے انکے پیٹ اور پیٹھ پر دست شفاء پھیرا تو وہ صحت یاب ہو گئے اور ایسی خوشبو میں بس گئے جو کبھی نہ گئی۔^۴

﴿۲﴾ --- حضور ﷺ نے پانی پر دم کیا اور اس میں لعاب دہن ڈالا پھر یہ پانی فاتر العقل کو پلایا گیا تو وہ صحت یاب ہو گیا۔^۵

﴿۳﴾ --- سلیمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں غزوہ خیبر میں تلوار کے شدید زخم آئے۔ حضور ﷺ نے تین بار دم کیا تو زخم ٹھیک ہو گیا۔^۶

﴿۴﴾ --- عبداللہ بن علیک رضی اللہ عنہ کے گرنے سے پنڈلی ٹوٹ گئی تھی۔ عمامہ سے باندھ

۱--- بخاری شریف، کتاب الاستقاء، باب من تمطر فی المطر۔

۲--- فتح الباری، ۲/۴۹۴، ۲/۵۱۹ اور مسلم شریف، کتاب صلوٰۃ الاستقاء، باب الدعائی

الاستقاء، حدیث: ۶۱۳/۲، ۹۳۱

۳--- تفسیر مواہب الرحمن، ص: ۶۳۱

۴--- اسد الغابہ، ج: ۳، ص: ۳۶۵

۵--- مسند احمد، ج: ۶، ص: ۲۷۹

۶--- بخاری شریف، ج: ۲، ص: ۶۰۵

کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، فرمایا، پاؤں پھیلاؤ، پاؤں پھیلا یا، حضور ﷺ نے ہاتھ پھیرا تو یہ محسوس ہوا کہ کوئی تکلیف نہ تھی۔^۱

﴿۵﴾ --- حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ بچپن میں مجلس گئے تھے، ان کی ماں خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں، حضور ﷺ نے اپنا لعاب دہن انکے منہ میں ڈالا اور زخمی ہاتھ پر ملا اور دعا کی، اس سے پہلے کہ ماں آپ کو اٹھا کر لے چلتی، بالکل ٹھیک ہو گئے۔^۲

﴿۶﴾ --- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کا جبہ شریف دھو کر اس کا دھوون بیماریوں کو پلایا کرتے تھے اور وہ شفا یاب ہو جاتے تھے۔^۳ آپ کی دعا سے بیماریاں ٹل گئیں۔^۳

اس قسم کے واقعات بکثرت احادیث شریفہ میں مذکور ہیں مگر جب سے ہم کو یہ بتایا گیا کہ معاذ اللہ حضور ﷺ ہم جیسے بشر تھے، حضور ﷺ کے فضائل میں نہ قرآنی آیات سنائی گئیں، نہ احادیث شریفہ دکھائیں تو ایسے واقعات سن سن کر مسلمان چونکتے ہیں اور کف افسوس ملتے ہیں کہ ہم کو تو یہ نہیں بتایا گیا۔

قحط کی باتیں بھی آپ نے سنیں اور بیماریوں کی باتیں بھی، اب مصیبت والم کی ایک بات سماعت فرمائیں جس کو حضور ﷺ نے دفع فرمایا۔

حضور ﷺ کے عہد مبارک میں معاشرے میں عورت کو زمین پر چلنے کا بھی حق نہ تھا، چرند چرکتے تھے مگر یہ نہ چل سکتی تھی، اسکی قسمت میں زمین میں دفن ہونا تھا، وہ دفن کی جاتی تھی، یہ کتنی بڑی آفت تھی جسکو حضور ﷺ نے ختم کیا اور عورت کو وہ وقار بخشا کہ دنیا دیکھ دیکھ کر حیران ہوئی جاتی ہے، آج تک وہ وقار نہ مل سکا۔ عورت کو خوب معلوم ہے کہ آج وہ کس کرب میں مبتلا ہے۔

۱۔۔۔ بخاری شریف، ج: ۲، ص: ۲۔۔۔ ۲۔۔۔ البدایہ والنہایہ، ج: ۶، ص: ۱۶۴۔۔۔ ۳۔۔۔ مسلم شریف، ج: ۴، ص: ۱۹۰۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اپنی پیاری بچی کا غمناک قصہ سنایا۔ عرض کیا، بچی کو سیر کے بہانے تیار کیا، جنگل لے گیا، گڑھے میں ڈالا، وہ بچی پکارتی رہی، ابا ابا؟۔۔۔۔۔ مگر میں اس پر مٹی ڈالتا رہا، یہاں تک اس کی آواز بند ہوگئی۔۔۔۔۔ وہ صحابی رضی اللہ عنہ بھی زار و قطار رو رہے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی آنسو بہا رہے تھے، اور فرماتے جاتے، پھر بیان کرو، وہ صحابی رضی اللہ عنہ پھر بیان کرتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم آنسو بہاتے جاتے۔^۱

ہاں خواتین کی یہ مصیبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے دفع ہوگئی۔

انسان، انسان کا دشمن تھا، برسوں انتقام کی جنگیں لڑی جاتی تھیں، ہر قبیلہ اس میں گرفتار تھا، مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حیرت انگیز طور پر اس مصیبت والہ کو دفع فرما دیا۔۔۔۔۔ قرآن کریم شاہد ہے:

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلْفَ بَيْنَ

قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى

شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا ﴿آل عمران: ۱۰۳﴾

اور یاد کرو اپنے اوپر اللہ کی نعمت کہ جب کہ تم باہم دشمن تھے، کہ الفت پیدا کی تمہارے دلوں میں تو ہو گئے تم اللہ کے فضل سے بھائی بھائی اور تم غار جہنم کے کنارے پر تھے تو نکالا تم کو اس جہنم سے۔

ہماری نظر محدود ہے، جب وبا کا ذکر آتا ہے تو طاعون کی طرف دھیان جاتا ہے، جب قحط کا ذکر آتا ہے تو اناج اور پانی کی طرف دھیان جاتا ہے، جب مرض کا ذکر آتا ہے تو نمونیہ، موتی جھرہ، یرقان، سرطان کی طرف دھیان جاتا ہے، جب الم کا ذکر آتا ہے تو معاش کی تنگی یا پانی و بجلی کی مصیبت کی طرف دھیان جاتا ہے۔۔۔۔۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔۔۔ سنن الدارمی، ۱/۱۳، کراچی

اُس مقامِ عظمت پر فائز ہیں، جہاں معاشرتی اور روحانی وباؤں، بلاؤں، بیماریوں اور مصیبتوں کا علاج کیا جاتا ہے، جہاں کمزوروں کو قوی بنایا جاتا ہے، جن کو دنیا والے نہیں دیکھتے تھے انکو سب دیکھنے لگے۔۔۔ ہر قسم کی معاشرتی و روحانی بلا و وباء، قحط و بیماری اور مصیبت دفع کر دی گئی۔۔۔ اسی لئے آپ کو 'دافع البلاء و الوباء و القحط و المرض و الالم' کہا گیا۔۔۔ ان الفاظ کے پیچھے تاریخی حقیقتیں جھلک رہی ہیں۔ جس نے قرآن وحدیث نہیں پڑھے اسکو ضرور اچھنبھا ہوگا مگر جنہوں نے دل کی آنکھوں سے قرآن وحدیث کو پڑھا ہے وہ اللہ جل و علا اور رسول اللہ ﷺ کی باتوں کا انکار نہیں کر سکتے۔



اسمہ مکتوب مرفوع مشفوع منقوش فی اللوح و القلم
جنکا نام نامی لکھا ہوا ہے، بلند ہے، اللہ کے نام کے ساتھ ساتھ، لوح و قلم میں منقش ہے۔

حضور ﷺ کا نام نامی تمام الہامی کتابوں اور صحیفوں میں لکھا ہوا تھا جسکی تصدیق قرآن کریم کی اس آیت سے ہوتی ہے:

الَّذِي يَخْتَصِرُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ ﴿اعراف: ۱۵۷﴾

پاتے ہیں جس کو لکھا ہوا اپنے پاس تورات و انجیل میں

۔۔۔ دوسری جگہ فرمایا:

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبْنَاءَهُمْ ﴿بقرہ: ۱۳۶﴾

جن کو ہم نے کتاب دی ہے، وہ ایسے پہچانتے ہیں پیغمبر اسلام کو جیسے وہ

اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

آپ کا نام نامی موجودہ تورات وانجیل میں بھی ہے اور ہندوؤں کے ویدوں میں بھی ہے۔^۱

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے ذکر کو بلند فرمایا، قرآن کریم سے اس حقیقت کی تصدیق ہوتی ہے، ارشاد ہوتا ہے:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۳﴾ ﴿اشراخ: ۳﴾

اور بلند فرما دیا ہم نے تمہارے لئے تمہارے ذکر کو

آپ کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ وابستہ ہے اسلئے آپ مشفوع بھی ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: 'میرا ذکر کس طرح بلند ہوا؟'۔۔۔۔۔ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اذا ذكرت ذکرک معی^۳

جب میرا ذکر کیا جائے گا تو آپ کا بھی ذکر ہوگا۔

یہ رفعت و بلندی اور اللہ کے نام کے ساتھ وابستگی ہی ہے کہ ساق عرش پر لکھا ہوا ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ^۴

آپ کا نام نامی لوح محفوظ میں بھی منقوش ہے، جس کی تصدیق خود قرآن سے ہوتی ہے:

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴿۱۷﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿۱۸﴾ ﴿بروج: ۱۷-۱۸﴾

بلکہ وہ قرآن مجید ہے لوح محفوظ میں

۱۔۔۔۔۔ انجیل برناباس، ص ۳۹، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۳۰، ۱۹۱

۲۔۔۔۔۔ رگ وید، منڈل ۱، سکت ۱۲، منتر ۳؛ منڈل ۱۰، سکت ۳۶، منتر ۱۹

۳۔۔۔۔۔ خصائص الکبریٰ، ج ۲، ص ۱۹۶ ۴۔۔۔۔۔ روح البیان، ج ۱، ص ۱۳۳، بیروت

سید العرب و العجم
عرب اور عجم کے سردار ہیں

--- حضور ﷺ نے عرب و عجم کے سردار خود فرمایا:

اناسید ولد آدم یوم القيامة
میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں

--- اور قرآن کریم کی ان آیات سے اس حقیقت کی تصدیق ہوتی ہے:

﴿۱﴾ --- اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا ﴿اعراف: ۱۵۸﴾
میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف

﴿۲﴾ --- لَیْکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ﴿۱﴾ ﴿فرقان: ۱﴾

درود تاج
تا کہ ہوں سارے جہان کو ڈرانے والے
قرآن وحدیث کی روشنی میں

﴿۳﴾ --- وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا کٰفٰةً لِّلنّٰسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿سبا: ۲۸﴾
اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو مگر سارے انسانوں کیلئے خوش خبری سنانے والا، اور ڈرانے والا

--- ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ آپ عرب و عجم کے سردار ہیں۔



جسمہ مقدس معطر مطہر منور فی البیت و الحرم
آپ کا جسم مبارک ہر عیب سے پاک، خوشبودار، پاکیزہ اور مسجد حرام میں دمک رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے آپ کے جسم ہی کو مطہر نہیں کیا بلکہ آپ کے سب گھر
والوں کو پاک صاف کر دیا جسکی تصدیق قرآن کریم کی اس آیت سے ہوتی ہے:

--- مسلم شریف کتاب الفضائل حدیث: ۳

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ
وَيُطَهِّرَكُمُ تَطْهِيرًا ﴿۳۳﴾ ﴿احزاب: ۳۳﴾

یہی چاہتا ہے اللہ کہ دور کر دے تم سے ناپاکی اے نبی کے گھر والو! اور
پاک کر دے تمہیں خوب۔

حضور ﷺ دن میں ستر بار استغفار فرماتے، اللہ تعالیٰ مغفرت چاہنے والوں اور
پاک لوگوں سے محبت فرماتا ہے، حضور ﷺ سے اللہ کو کتنی محبت ہے؟۔۔۔۔۔ اسی سے
آپ کی پاکی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿۲۲۲﴾ ﴿بقرہ: ۲۲۲﴾
بیشک اللہ محبوب بنا لیتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے
صاف سھرے رہنے والوں کو۔

احادیث شریفہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا جسم اطہر نہایت خوشبودار تھا! غیر
مسلموں کی مذہبی کتابوں میں حضور ﷺ کی اس خاص صفت کا ذکر ہے۔^۱
حضور ﷺ کی نورانیت کیلئے صرف قرآن کریم کی یہ آیت کافی ہے۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ﴿۱۵﴾ ﴿آئدہ: ۱۵﴾
آگیا تم میں اللہ کی طرف سے ایک نور اور روشن کتاب

اسکی مزید تصدیق حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ (م کے ھ) کی اس حدیث سے
ہوتی ہے جو گزشتہ تیرہ سو برس سے نقل ہوتی چلی آئی ہے۔ اور جس کو امام بخاری کے
استاذ الاساتذہ حضرت ہمام بن منبہ رضی اللہ عنہ نے نقل فرمایا ہے اس حدیث پاک میں ہے کہ
حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا:

۱۔۔۔۔۔ ابن عساکر، ج: ۱، ص: ۳۲۱، بخاری شریف، ج: ۲، ص: ۲۶۳، شرح مسلم للنووی، ج: ۲، ص: ۲۵۶

۲۔۔۔۔۔ محمد ریاض الرحیم، چندن کی خوشبودار لے، کراچی ۱۹۹۰ء

اَجْزَاءُ الْمَفْقُودِ مِنَ اَلْجِزْرِ الْاَوَّلِ

م

اَلْمَصْنُوعِ

لِلْحَافِظِ الْكَبِيْرِ اَبِيْ بَكْرٍ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ الْقَسْبَاْنِيِّ
(وُلِدَ سَنَةَ ۱۲۶ هـ - تُوْفِيَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى سَنَةَ ۲۱۱ هـ)

تَحْقِيقُهُ

اَلدِّرْكُوْزِيُّ حَسْبِيُّ بَدْرِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اَنْبِيَاءِ اَلْمُجْرِيَّةِ

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کونسی شے پیدا کی؟

--- حضور ﷺ نے فرمایا:

اے جابر! وہ تیرے نبی کا نور ہے، اللہ نے اسے پیدا فرما کر اس میں سے ہر خیر پیدا کی اور اسکے بعد ہر شے پیدا کی۔^۱

یہ حدیث شریف بہت طویل ہے جس میں نور محمدی ﷺ سے عرش و کرسی، حاملین عرش، خازنین کرسی، لوح و قلم، جنت، ملائکہ، شمس و قمر، عقل و حکمت، عصمت و حیا، ارواح انبیاء و رسل، اولیاء، شہداء، سب کی تخلیق کا ذکر ہے۔

یہ حدیث پاک جدید سائنس کی رو سے نہایت اہم معلوم ہوتی ہے، سرسری عقل رکھنے والوں کی سمجھ سے بالاتر ہے غالباً اسی لیے اس حدیث شریف کو ناقابل اعتبار قرار دے دیا گیا تھا، مگر اسکی صداقت پر ایک نہیں بیسیوں حوالے موجود ہیں، حال ہی میں اسکی دریافت ہو چکی ہے جو عبدالرزاق بن ہمام (م۔ ۲۱۱ھ) کی شہرہ آفاق کتاب 'المصنف' میں ہے۔ دوہئی کے سابق وزیر اوقاف شیخ عیسیٰ مانع الحمیری نے اس قلمی نسخہ کو دریافت کیا اور موصوف ہی نے اسکو مدون کر کے شائع کیا۔^۲

بیت اللہ شریف اور مسجد حرام میں حضور انور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے آپ کے ذکر و اذکار ہوئے۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام جب بیت اللہ کی بنیاد کھڑی کر رہے تھے تو آپ کا ذکر ہو رہا تھا، جسکی تصدیق قرآن کریم سے ہوتی ہے۔۔۔۔۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَاذِیْرَفَعُوا بُرْهَمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاسْمِعِیْلُ ﴿بقرہ: ۱۲۷﴾

اور جب اٹھا رہے تھے ابراہیم بنیادوں کو اس گھر کی اور اسماعیل

۱۔۔۔۔۔ عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی، الجزء المفقود من جزء الاول من المصنف، محققہ ڈاکٹر عیسیٰ بن

عبداللہ بن محمد مانع الحمیری، مطبوعہ دوہئی، ۲۰۰۵ء، ص: ۳-۶

۲۔۔۔۔۔ الجزء المفقود من الجزء الاول من المصنف مصنفہ عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی، دوہئی، ۲۰۰۵ء، مرتبہ

شیخ عیسیٰ مانع حمیری، دوہئی

--- پھر اللہ نے تمام انسانوں کیلئے اسکو عبادت گاہ بنا دیا:

جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَمًا لِلنَّاسِ

﴿آئدہ: ۵﴾ اللہ نے عزت کے گھر (یعنی) کعبے کو لوگوں کیلئے موجب امن مقرر فرمایا ہے

--- اور حضور ﷺ کو حکم دیا گیا:

قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

﴿بقرہ: ۱۴۹﴾ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو

حضور ﷺ کا بیت اللہ شریف اور مسجد حرام سے قوی تعلق ہے۔ آپ کا بچپن، آپ کی جوانی سب یہیں گزری، یہیں دعوت اسلام کا آغاز ہوا جو سارے عالم میں پھیل گیا، یہیں شادی ہوئی، یہیں اولاد ہوئی۔



شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ صدر العلیٰ نور
الہدیٰ کھف الوریٰ۔

صبح کے آفتاب، چودھویں رات کے چاند، بلندی کے بالائیں، ہدایت
کے نور اور مخلوق کی پناہ۔

جو لوگ ادب سے واقف ہیں انکو معلوم ہے کہ محبوب کی باتیں اشارے کنائے
میں کی جاتی ہیں اور اس کیلئے تشبیہات و استعارات استعمال کئے جاتے ہیں۔ قرآن
کریم کی بعض آیات میں بطور استعارہ حضور ﷺ کے چہرہ مبارک اور زلف مبارک کا
ذکر ہے۔۔۔ مثلاً: ان آیات میں:

وَالصُّحُفِ ۱ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى ۲

﴿ضحیٰ: ۲-۱﴾

قسم ہے اس چمکیلے کی اور سیاہی والی کی جب ڈھانپ لے

--- دوسری آیت میں یوں فرمایا:

وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا ۝ وَالْقَمَرُ إِذَا تَلَّهَا ۝ ﴿شمس: ۱-۲﴾

قسم ہے سورج کی اور اسکی روشنی کی اور چاند کی جب پیچھے نکلے

--- مولوی اشرف تھانوی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے:

’میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا گویا آپ کے

چہرے میں آفتاب چل رہا ہے اور جب آپ ہنستے تھے تو دیواروں پر چمک پڑتی تھی۔‘^۱

شمال ترمذی شریف میں ہے کہ آپ کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح

چمکتا تھا۔^۲ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کپڑے سی رہی تھیں، چراغ بجھ گیا، اندھیرا

ہو گیا، سوئی تلاش کر رہی تھیں، اچانک حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، روشنی پھیل گئی،

سوئی مل گئی۔^۳

آپ بلندی کا سرچشمہ اور بلند سے بلند ہونے والے ہیں۔

--- قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ۝ ﴿اسراء: ۷۹﴾

عنقریب تمہاری جگہ بنائے گا تمہارا پروردگار مقام محمود کو

--- اور دوسری جگہ فرمایا:

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ۝ ﴿ضحیٰ: ۹۳﴾

یقیناً کچھلی بہتر ہے تمہارے لئے پہلی سے

۱--- اشرف علی تھانوی: نشر الطیب، مطبوعہ تاج کمپنی، ص: ۱۶۰

۲--- شمال ترمذی شریف، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۶ء، حدیث: ۷، ص: ۲۱؛ ترمذی شریف، حدیث: ۲۸۱۶

۳--- ابن عساکر، ج: ۱، ص: ۶۳

اس میں کیا شک ہے کہ آپ ہدایت کے نور ہیں، آپ کی روشنی سے ایک عالم نے ہدایت پائی۔ قرآن کریم شہادت دے رہا ہے:

وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۵۲﴾ (شوری: ۵۲)

اور بیشک تم چلاتے ہو سیدھی راہ پر

--- حضور ﷺ مخلوق کی پناہ گاہ ہیں، اسکی شہادت بھی قرآن حکیم دے رہا ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ

﴿نساء: ۶۳﴾

اور اگر جب وہ ظلم کر بیٹھے اپنی جانوں پر، چلے آئے تمہارے پاس، اور بخشش مانگی اللہ کی اور مغفرت چاہی ان کیلئے رسول نے تو پالیا اللہ کو توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے حضور ﷺ کو گناہ گاروں کیلئے پناہ گاہ بنایا، جو گناہ کر کے دربار رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو، اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے اور حضور ﷺ بھی اسکی طرف سے استغفار کریں تو اللہ تعالیٰ گناہ معاف کر دے گا۔



مصباح الظلم، جمیل الشیم، شفیع الامم
صاحب الجود والکرم
اندھیروں کے چراغ، بہترین عادات و اخلاق والے، امتوں کی
شفاعت کرنے والے، جود و سخا والے

حضور ﷺ اندھیروں کے چراغ ہیں، قرآن کریم میں آپ کو سراج منیر کہا گیا ہے یعنی روشن کرنے والا آفتاب، ارشاد ہوتا ہے:

وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ﴿۳۶﴾

﴿احزاب: ۳۶﴾

اور بلانے والا اللہ کی طرف اس کے حکم سے اور روشن کرنے والا سورج

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب بن احباء رضی اللہ عنہ سے آیت کریم:

اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ --- ﴿نور: ۳۵﴾

کی تفسیر دریافت کی تو انہوں نے اس آیت کریمہ میں 'طاق' سے مراد 'سینہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'، 'چراغ' سے مراد 'نور نبوت' اور 'فانوس' سے مراد 'قلب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم' بیان کیا۔۔۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فرمایا۔ تو یقیناً حضور صلی اللہ علیہ وسلم 'مصباح الظلم' اندھیروں کے چراغ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہترین اخلاق وعادات والے ہیں جس کی گواہی خود قرآن کریم

دے رہا ہے۔

وَأَنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴿۳۷﴾

﴿تلم: ۳۷﴾

اور بلاشبہ تم یقیناً بڑے خلق پر ہو

لوگ اخلاق عالیہ سے بلند ہوتے ہیں آپ کی شان یہ ہے کہ اخلاق عالیہ آپ کی نسبت سے اخلاق عالیہ ہوئے اسی لئے قرآن کریم میں فرمایا کہ آپ اخلاق عالیہ کے اوپر ہیں، یہ نکتہ قابل توجہ ہے۔

ایک آیت کریمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی صفات جلیلہ سے متصف فرماتے ہوئے

ارشاد ہوتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا رُفِعَ لَكُمْ هَدْيُهُمْ فِي الْيَوْمِ بِأَنَّكُمْ كُنتُمْ أُمَّةً مُّسْلِمًا وَمَا كُنتُمْ كُفْرًا ﴿۱۲۸﴾

﴿توبہ: ۱۲۸﴾

مسلمانوں پر بے انتہا کرم فرمانے والے مہربان

--- ابن جریر طبری (م ۳۱۰ھ) جامع البیان، ج: ۱۸، ص: ۱۸۳، حدیث: ۱۹۷۶، دار الفکر بیروت

۔۔۔ دوسری آیت میں حضور ﷺ کی نرمی مزاج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظًا لَّفُتْنَا مِن حَوْلِكَ ﴿آل عمران: ۱۵۹﴾

تو اللہ کی رحمت کا سبب ہے کہ تم نرم دل ہوئے ان کیلئے، اگر ہوتے تم طبیعت کے تند اور دل کے سخت تو ضرور وہ سب ادھر ادھر ہو جاتے تمہارے گرد سے۔

حضور ﷺ کے اخلاق عالیہ کی یہ شان ہے کہ جب شاہ حبشہ کی طرف سے سفارت آئی تو خود مہمان نوازی فرمائی اور صحابہء کرام رضی اللہ عنہم کو روک دیا۔^۱ حضور ﷺ کو یہ بھی گوارا نہ تھا کہ سفر کا ساتھی، آپ کے ساتھ ساتھ پیدل چلتا رہے اور آپ سواری پر چلتے رہیں۔ اسکو بھی اپنے ساتھ کر لیتے۔^۲ حلیمہ سعدیہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو انکی تعظیم کیلئے اپنی چادر بچھادی۔^۳ اور تو اور جب عرصہ دراز کے بعد انکی بیٹی قیدی بن کر آئیں تو حضور ﷺ نے اپنی چادر بچھادی اور بکریوں کا ریوڑ دے کر انکو انکے قبیلے میں واپس بھیج دیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے اخلاق کریمانہ کا تو قرآن حکیم میں ذکر کیا ہی ہے آپ کے صحابہء کرام رضی اللہ عنہم کی شان بھی ان الفاظ میں بیان فرمائی:

فُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى

الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ

اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيَّمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ

مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ ۖ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ۖ ﴿تلم: ۴﴾

۱۔۔۔ ابوداؤد شریف، کتاب الادب بحوالہ سیرۃ النبی، ج: ۲، ص: ۲۹۴

۲۔۔۔ نسائی شریف، ص: ۸۳ بحوالہ سیرۃ النبی، ج: ۲، ص: ۲۹۶

۳۔۔۔ ابوداؤد شریف، کتاب الادب، بحوالہ سیرۃ النبی، ج: ۲، ص: ۳۰

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو ان کے اصحاب ہیں وہ سخت ہیں (برسر پیکار) کافروں پر، رحمدل ہیں آپس میں، انہیں دیکھو گے رکوع کرتے ہوئے، سجدے میں پڑے ہوئے، چاہتے فضل کو اللہ سے اور خوشنودی کو۔ ان کی پہچان ہے ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان ہیں۔ بیان ہے انکا تورات میں اور ذکر ہے ان کا انجیل میں۔

--- حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اپنی امت کی شفاعت کرنے والے ہیں:

مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَنَا إِلَّا بِإِذْنِهِ ﴿بقرہ: ۲۵۵﴾

کون وہ ہے جو سفارش کرے اسکے پاس مگر اسکے حکم سے

--- آپ کی شان تو یہ ہے کہ قیامت کے دن ساری امتوں پر گواہوں گے۔

--- قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ -- ﴿نساء: ۴۱﴾

تو کیسا حال ہوگا جب ہم لے آئے ہر امت سے گواہ اور بنا دیا تم کو ان سب پر گواہ۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ گواہی وہی دیتا ہے جو پاس موجود بھی ہو اور دیکھ بھی رہا

ہو ورنہ وہ گواہی نہیں دے سکتا، اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم راز سے

پردہ اٹھایا ہے۔



والله عاصمه وجبريل خادمه والبراق مركبه

والمعراج سفره وسدرۃ المنتهى مقامه

اللہ ان کا محافظ ہے، جبریل ان کے خادم ہیں، براق ان کی سواری

ہے، معراج ان کا سفر ہے اور سدرۃ المنتهى ان کی منزل ہے۔

۔۔۔ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کا محافظ ہے، خود فرما رہا ہے:

وَاللَّهُ يَعْصِيكَ مِنَ النَّاسِ ۗ

﴿آئدہ: ۶۷﴾

اور اللہ بچاتا رہے گا تم کو لوگوں سے

حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضور ﷺ کی خدمت میں مسلسل آتے رہے، متعدد

آیات سے اس حقیقت کا پتا چلتا ہے۔۔۔۔ ایک آیت میں ہے:

وَإِنَّ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۗ نُزُلًا بِرُوحِ الرِّبِّينِ ۗ عَلَى قَلْبِكَ

﴿شعراء: ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴﴾

اور بیشک یہ ضرور رب العالمین کا اتارا ہوا ہے، اس کو لے کر اترے

روح الامین تمہارے دل پر

غزوہ بدر میں حضور ﷺ کے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہیں اور انکے ساتھ

جنگ کا پورا سامان ہے۔^۱ قرآن کریم میں غزوہ بدر میں فرشتوں کی مدد کا ذکر ہے۔^۲

براق اور معراج کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔۔۔۔

قابل توجہ بات یہ ہے کہ درود تاج میں جو لفظ 'سفر' استعمال کیا گیا ہے یہ بھی

قرآنی لفظ ہے۔^۳ درود تاج میں حضور ﷺ کے جس مقام کا ذکر کیا گیا ہے، وہ بھی

قرآن کریم میں موجود ہے۔

وَلَقَدْ رَأَاهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ۗ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَىٰ ۗ

﴿نجم: ۱۳-۱۴﴾

اور بیشک دیکھا انہوں نے اسے دوبارہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس



۱۔۔۔۔ عمدۃ القاری، ۱۷/۲۵، المنیر یہ، مصر، ۱۳۳۸ء ۲۔۔۔۔ قرآن کریم، ۱۲۵/آل عمران/۳

۳۔۔۔۔ قرآن کریم، ۱۸۳/بقرہ/۱۲ اور ۱۸۵، ۲۸۳/بقرہ/۱۲ اور ۴۳/نساء/۴

وقاب قوسین مطلوبہ و المطلوب مقصودہ
والمقصود موجودہ۔
قرب الہی اُن کا مطلوب ہے، اور مطلوب میں ان کا مقصود ہے اور
مقصود ان کے سامنے ہے۔

قرآن کریم میں 'قاب قوسین' کا ذکر ہے یعنی وہ مقام قرب الہی جو آپ کا
مطلوب تھا۔۔۔۔۔ ارشاد ہوتا ہے:

فَأَسْتَوِي ۖ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَى ۚ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى ۗ

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۗ ﴿۹۰﴾

پھر متوجہ ہوا اور آسمان کے اونچے کنارے پر تھا، پھر قریب ہوا، پھر
اتر آیا، تورہ گیا دو کمانوں کا فاصلہ یا اس سے بھی کم

یہاں سفر معراج کے آخری مرحلے کا ذکر فرمایا، ابتدائی مرحلے کا ذکر سورہ اسراء
میں آچکا ہے۔۔۔۔۔ مقام قرب الہی حضور ﷺ کو مطلوب تھا اور یہی آپ کا مقصد تھا
جو حاصل ہو گیا گویا مقصود موجود ہو گیا۔۔۔۔۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

رَأَيْتَ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ

میں نے اپنے پروردگار عزوجل کو دیکھا

حضرت عبداللہ ابن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت انس بن مالک اور
حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہما روایت باری تعالیٰ کے قائل ہیں۔



سید المرسلین ، خاتم النبیین ، شفیع المذنبین ،
انیس الغریبین ، رحمة للعالمین۔

تمام رسولوں کے سردار، تمام نبیوں کے خاتم، گنہگاروں کے شفیع، اجنبی
مسافروں کے ہمدرد و غمخوار، سارے جہانوں کیلئے رحمت ہی رحمت۔

حضور ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار ہیں۔

--- خود فرما رہے ہیں:

اناسید ولد آدم فی الدنیا و فی الاخرہ و لافخر
میں دنیا اور آخرت میں اولاد آدم کا سردار ہوں، مجھے اس پر کچھ ناز نہیں

--- حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں جسکی شہادت خود قرآن کریم دے رہا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ^ط

﴿احزاب: ۴۰﴾

نہیں ہیں محمد تم مردوں میں کسی کے بھی باپ لیکن وہ تو اللہ کے رسول
اور سارے نبیوں میں آخری ہیں۔

حضور ﷺ گناہگاروں کی شفاعت کرنے والے ہیں۔ جسکا ذکر پیچھے بھی کیا

گیا۔۔۔۔۔ خود حضور ﷺ فرماتے ہیں:

میری شفاعت ہر اس شخص کیلئے ہوگی جو اس حال میں مرے

کہ اس نے کسی کو خدائے تعالیٰ کا شریک نہ مانا ہو۔^۲

حضور ﷺ اجنبی لوگوں کے بھی ہمدرد و غمخوار ہیں، احادیث شریفہ میں ایسی

۱۔۔۔۔۔ ترمذی شریف، حدیث: ۳۱۲۸، ۱۱/۳۰۵، بیروت مسند امام احمد، ۱/۴۶۴/۲۴۱۴

۲۔۔۔۔۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۷۳، ۷۵ مطبوعہ عراق

﴿ا﴾۔۔۔ 'شفاعتی لمن شهد ان لا اله الا الله مخلصا يصدق قلبه و لسانه' (مسند امام احمد، ۲/۳۰۷)

﴿ب﴾۔۔۔ 'شفاعتی لا هل الكبائر من امتی' (سنن ابی داؤد، حدیث: ۴۸۳۹)

بہت سی مثالیں ہیں، صرف ایک مثال عرض کرتا ہوں، حضرت عبداللہ ذوالوجدین رضی اللہ عنہ، مکہ کے رہنے والے تھے، دل میں اسلام کی لگن لگی تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے، علی الصبح حضور ﷺ نے دیکھا ایک مسکین پھٹے پرانے کمبل کے ٹکڑے لپیٹے پڑا ہے، پوچھا تم کون ہو؟ نام بتایا اور اسلام کی تڑپ ظاہر کی، مسلمان کر لیا، پھر ایسا لاڈ پیار دیا کہ صحابہء کرام رضی اللہ عنہم کو بھی رشک ہونے لگا، جب انتقال ہوا قبر میں اپنے دست مبارک سے اتارا۔ اللہ اکبر! سچ ہے آپ ﷺ انیس الغریبین تھے۔ اور رحمتہ للعالمین ہیں جسکی قرآن حکیم گواہی دے رہا ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿انبیاء: ۱۰۷﴾

اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو مگر رحمت سارے جہان کیلئے

اور یہی رحمت اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں کے قریب ہے، اسکی شہادت قرآن حکیم دے رہا ہے۔

إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿اعراف: ۵۶﴾

بیشک اللہ کی رحمت نزدیک ہے، مخلص بندوں کے



راحة العاشقين، مراد المشتاقین، شمس العارفین،
سراج السالکین، مصباح المقربین
عاشقوں کی راحت، مشتاقوں کی مراد، عارفوں کے آفتاب، سالکوں
کے چراغ۔

حضور ﷺ جاں نثاروں کے دل کا چین تھے، قرآن کریم اس کی گواہی دے رہا

ہے۔۔۔۔۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ ﴿توبہ: ۱۰۳﴾

اور ان کے حق میں دعا کرو، بیشک تمہاری دعا ان کیلئے چین ہے۔

حضور ﷺ چاہنے والوں کی مراد ہیں، یہ مطلوب و مقصود خود اللہ تعالیٰ نے بنایا

ہے۔۔۔۔ ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ

وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِينُ

تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ

فَتَرْتَضُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿۲۴﴾

﴿توبہ: ۲۴﴾

فرمادیجئے اگر تمہارے باپ (دادا) تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی

اور تمہاری بیویاں اور تمہارے رشتہ دار اور وہ مال جس کو تم نے کمایا ہے اور

تجارت جسکے خسارے کا تمہیں اندیشہ رہتا ہے اور تمہارے پسندیدہ گھر،

اگر یہ سب تمہیں زیادہ پیارے ہیں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول اور اسکی راہ

میں جہاد کرنے سے، تو انتظار کرو، یہاں تک اللہ تم کو سزا دے اور اللہ راہ

نہیں دیتا نا فرمان قوم کو۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے اپنے محبوب کو ہماری مراد بنایا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی

طرف دیکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ، حضور ﷺ کی طرف توجہ فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ

لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿آل عمران: ۳۱﴾

اعلان کر دو کہ اگر دوست رکھتے ہو اللہ کو تو پیچھے پیچھے چلو میرے،

دوست رکھے گا اللہ تم کو اور بخش دے گا تمہارے گناہوں کو اور اللہ بخشنے والا

اور رحمت والا ہے۔

۔۔۔ اور اس 'مرادالمشتاقین' (ﷺ) کے آداب یہ سکھائے:

فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ

مَعَهُ ۗ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۱۵۷﴾

تو جو ان کو مان گیا اور حق تعظیم ادا کیا اور حمایت کی اور پیروی کی اس

نور کی جو ان کے پاس نازل کی گئی ہے تو وہی لوگ کامیاب ہیں۔

حضور ﷺ 'شمس' ہیں 'سراج' ہیں 'مصباح' ہیں اسکے متعلق پیچھے عرض کیا جا

چکا ہے۔



محب الفقراء والغرباء والمساكين

فقیروں، پردیسیوں اور مسکینوں کے چاہنے والے

قرآن کریم میں فقراء، اجنبی مسافروں اور مساکین کا بطور خاص ذکر کیا گیا ہے

۔۔۔ ایک جگہ ارشاد ہے:

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ ﴿حشر: ۸﴾

ان فقیر ہجرت کرنے والوں کیلئے جو بے دخل کئے گئے اپنے گھر اور مالوں سے۔

۔۔۔ دوسری جگہ فرمایا:

فَاتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْيَتَامَىٰ وَالسَّبِيلَ ۗ

تو دیا کرو قرابت دار کو اس کا حق اور مسکین اور مسافر کو

حضور ﷺ نے فقراء، اجنبی مسافروں اور مساکین کو نہال کر دیا، اجنبی مسافروں

۔۔۔ قرآن کریم، ۳۸/روم/۳۰ اور ۲۶/اسراء/۱۱ اور ۵۹/حشر/۵۹

وفقراء اور مساکین کا ایسا درد مند و غمخوار نہ پیدا ہوا، نہ پیدا ہوگا۔۔۔۔ اس ماحول کے پروردہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تھے۔ جنہوں نے تین دن تک اپنا افطار مسکین، یتیم اور قیدی کو دیا خود بغیر سحر و افطار کے روزہ رکھا، قرآن کریم نے اس بے مثال ایثار و قربانی کا اس طرح ذکر کیا ہے۔۔۔۔

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِمْ مَسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ﴿۸﴾ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ

لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكْرًا ﴿۹﴾ ﴿دھر: ۸-۹﴾

اور کھانا کھلائیں اسکی محبت پر مسکین اور یتیم اور قیدی کو (اور کہتے ہیں) ہم کھلاتے ہیں بس اللہ ہی کیلئے، ہم نہیں چاہتے تم سے کوئی معاوضہ اور شکر گزاری۔

غور فرمائیں کس اخلاص و ایثار سے کھانا کھلایا گیا۔ اور اپنا حال دیکھیں، اول تو کھلاتے نہیں، کھلانے والوں کو منع کرتے ہیں اور اگر کھلاتے بھی ہیں تو دکھا دکھا کر۔۔۔ حضور ﷺ کی صحبت میں اہل بیت اطہار کے ایثار و اخلاص کا یہ عالم تھا جو قرآن کریم میں بیان کیا گیا اور خود حضور ﷺ کی اجنبی مسافروں و فقراء اور مساکین کے ساتھ درد مندی و غمخواری کا جو عالم تھا وہ احادیث شریفہ میں تفصیل سے موجود ہے۔۔۔ یہاں چند مثالیں پیش کرتا ہوں:

﴿۱﴾۔۔۔ ایک یہودی کا غلام بیمار تھا، کوئی خبر نہ لیتا تھا، آپ کو معلوم ہوا تو اسکے گھر گئے، ساری ساری رات خدمت کرتے رہے حتیٰ کہ اسکے سر اور پیر بھی دبائے۔
 ﴿۲﴾۔۔۔ ابوسفیان نے اپنے بیمار غلام کو اکیلا گھر میں ڈال رکھا تھا۔ کوئی تیمار دار نہ تھا، آپ کو معلوم ہوا تو اسکے گھر گئے، رات سے صبح تک ٹانگیں دباتے رہے، اس حسن خلق سے وہ مسلمان ہو گیا۔^۲

۱۔۔۔ محمد فیض احمد اویسی؛ ضوء السراج فی شرح درود تاج، مطبوعہ کراچی، ۲۰۰۶ء، ج ۲، ص ۹۲-۹۳ (ملخصاً)

۲۔۔۔ ایضاً، ج ۲، ص ۸۹-۹۰ (ملخصاً)

﴿۳﴾ --- بوڑھا غلام اپنے آقا کے باغ میں پانی دینے کیلئے ڈول سے پانی نکالتا تھا تو ہاتھ کپکپانے لگے۔ آپ نے اس سے فرمایا، تو آرام کر میں پانی دیتا ہوں، پھر آپ نے سارے باغ کو پانی دیا۔^۱

﴿۴﴾ --- غلام بیمار ہے، آقا کے خوف سے چکی میں آٹا پیس رہا ہے اور تکلیف کی وجہ سے زار و قطار رو رہا ہے، بیماری کی وجہ سے آٹا پیسا نہیں جا رہا، حضور ﷺ نے دیکھ لیا، اس کو دلاسا دیا اور خود چکی میں آٹا پیسا، اس حسن خلق سے وہ مسلمان ہو گیا۔^۲

﴿۵﴾ --- یتیم بچہ سامان اٹھا کر لے جا رہا تھا، آپ کو ترس آیا، اس کا سامان خود اٹھا کر اس کے گھر پہنچایا۔^۳

﴿۶﴾ --- بازار میں ایک اندھی عورت گر پڑی، لوگ اسکی ہنسی اڑانے لگے، آپ نے سب کو نصیحت کی اور فرمایا: 'آؤ اس کو اٹھاؤ اور گھر تک پہنچاؤ۔۔۔۔۔ پھر آپ اس کیلئے روزانہ کھانا لے جاتے۔۔۔۔۔ اس حسن خلق کو دیکھ کر وہ مسلمان ہو گئی۔^۴

﴿۷﴾ --- ایک یتیم ننگے پیر، ننگے سر روتا ہوا جا رہا تھا، معلوم نہیں کس کا بچہ تھا، آپ کو ترس آیا، گود میں اٹھا لیا، گھر لائے، کھلایا پلایا، وہ بچہ دو دن سے بھوکا تھا، کئی دن گھر میں رکھا، پھر اس کے گھر پہنچا دیا۔^۵

﴿۸﴾ --- ایک مسکین بڑھیا نے حضور ﷺ سے راستہ چلتے بات کرنا چاہی، تو آپ گلی میں کھڑے دیر تک باتیں کرتے رہے۔^۶

۱۔۔۔ ایضاً، ج ۲، ص ۹۱ (ملخصاً) ۲۔۔۔ ایضاً، ج ۲، ص ۸۷ (ملخصاً) ۳۔۔۔ ایضاً، ج ۲، ص ۹۲ (ملخصاً)

۴۔۔۔ محمد فیض احمد ایسی؛ ضوء السراج فی شرح درود تاج، مطبوعہ کراچی، ۲۰۰۶ء، ج ۲، ص ۸۵ (ملخصاً)

۵۔۔۔ ایضاً، ج ۲، ص ۹۲ (ملخصاً) ۶۔۔۔ ایضاً، ج ۲، ص ۹۳-۹۵ (ملخصاً)

یہ دل داری و غمخواری اور ہمدردی و دردمندی عوام تو عوام، خواص میں بھی نہیں۔ حضور ﷺ نے دردمندی و غمخواری کی ایسی مثالیں قائم کر دیں جو رہتی دنیا تک ہماری رہنمائی کرتی رہیں گی۔

☆ ☆ ☆ -- بیشک آپ محبت الفقراء والغرباء والمساکین ہیں -- ☆ ☆ ☆



سید الثقلین نبی الحرمین امام القبلتین و سیلتنا
فی الدارین
جن و انس کے سردار، حرم مکہ، حرم مدینہ کے نبی، بیت اللہ اور بیت
المقدس کے امام، دونوں جہاں میں ہمارا وسیلہ

--- حضور ﷺ جن و انس کے سردار ہیں، آپ نے خود فرمایا:

اناسید العالمین (بیہقی)

میں دونوں جہاں کا سردار ہوں

--- اور ایک جگہ فرمایا:

اناسید الناس ۱

میں لوگوں کا سردار ہوں

--- اور فرمایا:

انا اکرم الاولین والاٰخیرین ۲

میں اولین و آخیرین کا سردار ہوں

--- ایک اور جگہ فرمایا:

۱--- بخاری شریف، ۴/۱۶۳: ۱۰۵/۶ مسلم شریف، حدیث: ۳۲۷/۱۹۴/۴۷۲،

ترمذی شریف حدیث: ۲۴۳۴

۲--- ترمذی شریف، کتاب المناقب باب فضائل النبی ﷺ ۱۳/۱۰۳-۱۰۴ حدیث: ۳۶۲۵

ان الله خلق الخلق فجعلني من خيرهم^۱

اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا مجھے ان میں بہتر بنایا

گویا سب سے بہتر اور سب کے سردار آپ ہیں۔ ملائکہ اور اجنہ سب کے آپ سردار ہیں۔

قرآن کریم میں ہے کہ آپ قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے تھے، ادھر سے جنوں کا گزر ہوا، قرآن پاک سن کر وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

أَنَّهُ سَمِعَ نَفْرًا مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۖ يَهْدِي

إِلَى الرُّشْدِ فَامْتَنَاهُ ۖ وَلَكِن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۖ ﴿جن: ۱﴾

(بلاشبہ یہ واقعہ ہوا) کہ خوب سنا چند جنوں نے تو بولے کہ بیشک ہم نے سنا نادرد قرآن جو راہ دیتا ہے ہدایت کی طرف لہذا مان لیا ہم نے اس کو اور ہرگز نہ شریک بنائیں گے اپنے رب کا کسی کو۔

حضور ﷺ حرم کعبہ اور حرم بیت المقدس کے نبی بھی ہیں اور امام بھی۔۔۔ بخاری شریف میں ہے سب سے پہلی نماز جو بیت اللہ کی سمت پڑھی وہ نماز عصر تھی۔۔۔^۲ پھر مدینہ منورہ میں کچھ عرصے کیلئے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی۔۔۔^۳ قرآن کریم میں اس تبدیلی کی وجہ یہ بتائی۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ

مِمَّن يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقْبَيْهِ ۗ ﴿بقرہ: ۱۴۴﴾

اور ہم نے نہیں بنایا تھا اس قبلہ کو جس پر تم تھے مگر اسلئے کہ الگ معلوم کر لیں (آزمائش کر لیں) جو غلامی کرے رسول کی ان میں سے اور جو الٹے پاؤں لوٹے۔

۱۔۔۔ ترمذی شریف، ۱۳/۹۵، حدیث: ۳۶۱۶ ۲۔۔۔ بخاری شریف، حدیث: ۴۰، ۳۹۹، ۶، ۸۶، ۲۴۸، ۲۵۲

۳۔۔۔ سنن الدارقطنی، باب التحویل الی الکعبہ، ج: ۱، ص: ۲۷۳، لاہور

یعنی بیت اللہ سے بدل کر بیت المقدس کی طرف رخ اسلئے کرایا تھا تا کہ حضور ﷺ سے مسلمانوں کا تعلق معلوم ہو جائے اور منافق اور مسلمان الگ الگ ہو جائیں، قبلہ کا بدلنا ان کی زندگی کا ایک اہم واقعہ تھا؛ وہی اپنا قبلہ بدل سکتا تھا جس کا حضور ﷺ پر پختہ ایمان تھا، کیونکہ ایمان کی روح حضور ﷺ کی پیروی ہے۔ بیت المقدس کی طرف رخ کرنا اہل مکہ پر گراں ہوتا جو بیت اللہ کی طرف سجدہ کرتے تھے اور بیت اللہ کی طرف سجدہ کرنا اہل مدینہ پر گراں ہوتا جو بیت المقدس کی طرف سجدہ کرتے تھے، قبلہ کی تبدیلی سے ایمان کا امتحان ہو گیا اور مومن و منافق الگ الگ ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ سے بیت المقدس کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا تو اس سمت نماز پڑھی جانے لگی لیکن ایک روز حضور ﷺ نے بیت اللہ کی طرف رخ کرنے کی خواہش لئے نماز ہی میں آسمان کی طرف سر مبارک اٹھایا۔۔۔ ارشاد ہوا:

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا

قَوْلٍ وَجْهِكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا

وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ط ﴿بقرہ: ۱۴۴﴾

ہم ملاحظہ کر رہے ہیں تمہارے چہرے کے بار بار اٹھنے کو آسمان کی طرف تو ضرور پھیر دیں گے ہم تم کو تمہارے پسندیدہ قبلہ کی طرف تو اب پھیر دو اپنا رخ مسجد حرام کی طرف اور تم لوگ جہاں کہیں ہو اپنا اپنا رخ اس کی طرف کرو۔

حضور ﷺ نے پہلے بیت اللہ کی سمت نماز کی امامت فرمائی، پھر بیت المقدس کی طرف نماز کی امامت فرمائی، اور آخر میں پھر بیت اللہ کی طرف۔ تو حضور ﷺ نے نبی الحرمین بھی ہوئے اور امام القبلتین بھی۔

حضور ﷺ دنیا و آخرت میں؛ اسلئے مسلمانوں کا وسیلہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خود

--- قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ ﴿نساء: ۶۴﴾

--- اس آیت کی تفسیر و تشریح پیچھے عرض کر دی گئی ہے۔

ابھی تو آپ دنیا میں تشریف بھی نہ لائے تھے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے آپ کے وسیلے سے دعا فرمائی جس کا قرآن کریم میں بھی اشارہ ذکر ہے۔

فَتَلَقَىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۗ إِنَّهُ

هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿بقرہ: ۳۷﴾

پس پالنے والے آدم نے اپنے پروردگار سے خاص کلمے تو درگزر فرما دیا
انہیں، بیشک وہی درگزر فرمانے والا اور بخشنے والا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی دعا کے جو کلمات حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرمائے، ان میں یہ کلمات بھی ہیں:

يا رب اسئلك بحق محمد لما غفرت لي^۱

ابھی آپ پانچ برس کے بھی نہ ہوئے تھے کہ آپ کے چچا ابوطالب نے آپ کے وسیلے سے بارش کی دعا مانگی اور موسلا دھار بارش ہونے لگی جس پر ابوطالب نے چند اشعار فرمائے، ایک شعر یہ بھی تھا:

وابيض يستسقى الغمام بوجهه

ثمال اليتيم عصمة للارامل^۲

گورے رنگ والا جس کے چہرے کے وسیلے سے مینہ طلب کیا جاتا ہے

جو یتیموں کا ماویٰ اور بیواؤں کا ملجا ہے۔

۱--- البدایہ والنہایہ لابن کثیر، ۶/۱۴۲، وارفکر، بیروت

۲--- دلائل النبوة للتبیهقی، ۶/۱۴۱ اور مجمع الزوائد، ۸/۲۸۲

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے دعا فرمائی^۱
اصل میں اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو خود یہ حکم دیا ہے کہ اس تک رسائی کیلئے وسیلہ تلاش کیا کریں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ
اے وہ جو ایمان لا چکے! اللہ سے ڈرو اور تلاش کرو اس تک پہنچنے کا وسیلہ

وسیلہ نیک اعمال کا بھی ہو سکتا ہے اور ان کا بھی جو نیک اعمال کرتے ہیں، موٹی سی بات ہے کہ جس کا عمل وسیلہ بن سکتا ہے وہ بدرجہ اولیٰ خود بھی وسیلہ بن سکتا ہے؛ اس لئے قرآن کریم میں ہے کہ مقررین خود بھی وسیلہ تلاش کرتے ہیں:

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ
وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ

وہ مقرب لوگ جنہیں کفار معبود پکارتے ہیں وہ خود چاہتے ہیں اپنے پروردگار کی طرف وسیلہ کہ ان کا کون سب سے اللہ کے قریب ہے اور امیدوار ہیں اس کی رحمت کے اور ڈریں اسکے عذاب سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوات میں کامیابی کیلئے غریب مہاجرین کے وسیلے سے خود دعا فرماتے تھے۔^۲ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے اپنے اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے وسیلے سے یہ دعا فرمائی۔

اغفر لامي فاطمه بنت اسد ووسع عليها مدخلها بحق

نبيك والانباء الذي من قبلي فانك ارحم الراحمين - ۳

۱۔۔۔ بخاری شریف، کتاب الاستقواء، حدیث: ۱۰۱ مع فتح الباری، ۲/۴۹۴ اور دلائل النبوة للبیہقی، ۶/۱۳۷

۲۔۔۔ مکتوبات امام ربانی، جلد سوم، مکتوب: ۹۴ ۳۔۔۔ طبرانی، ابن حبان، حاکم اور ابن ابی شیبہ

الہی میری ماں فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور اسکی قبر کو فراخ کر دے
اپنے نبی کے وسیلے سے اور ان انبیاء کے وسیلے سے جو مجھ سے پہلے مبعوث
ہوئے بیشک تو تمام رحم کرنے والوں سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔



صاحب قاب قوسین، محبوب رب المشرقین،
و رب المغربین جد الحسن والحسین
مقام قرب الہی کے حامل، مشرقین و مغربین کے پروردگار کے
محبوب، حسن و حسین کے جد امجد

--- حضور ﷺ صاحب قاب قوسین ہیں کہ قرآن کریم میں آپ ہی کیلئے ارشاد ہوا:

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ﴿۹﴾

رب المشرقین و رب المغربین کے 'محبوب ہیں اور ایسے محبوب کہ آپ کی
اطاعت و پیروی، اطاعت کرنے والے کو اللہ کی نظر میں محبوب بنا دیتی ہے،^۱ ہر محبوب
اپنی اطاعت چاہتا ہے مگر کمال محبت یہ ہے کہ رب کریم محبوب کی اطاعت چاہتا ہے
اور اس اطاعت کے صلے میں اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔

حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما حضور ﷺ کے محبوب نواسے ہیں بلکہ حضور ﷺ نے
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ 'حسن و حسین دونوں میرے بیٹے ہیں،
جس نے ان دونوں کو محبوب رکھا اس نے اللہ کو محبوب رکھا اور جس نے اللہ کو محبوب
رکھا اللہ نے اس کو جنت میں داخل کیا، جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے
اللہ سے بغض رکھا۔'^۳

۲۔۔۔ قرآن کریم، ۳۱/ال عمران/۳

۱۔۔۔ قرآن کریم، ۱۷/رحمن/۵۵

۳۔۔۔ اس سلسلے میں کئی احادیث ہیں، تفصیل کیلئے مطالعہ کریں مکتوبات امام ربانی مجد الف ثانی، ج: ۲، مکتوب: ۳۶

--- اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

جس نے ان دونوں کو محبوب رکھا بیشک اس نے مجھے محبوب رکھا اور
جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے درحقیقت مجھ سے بغض رکھا۔^۱

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنے عزیزوں رشتہ داروں سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
اہل بیت سے محبت فرماتے تھے۔^۲



مولینا و مولی الثقلین ابی القاسم محمد بن
عبداللہ نور من نور اللہ

ہمارے آقا، جن وانس کے مولیٰ، یعنی ابی القاسم محمد بن عبداللہ، اللہ
کے نور میں سے ایک نور

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آقا و مولیٰ ہیں اور جن وانس کے آقا و مولیٰ ہیں، قرآن
کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ﴿۶۱﴾

نبی ایمان والوں کی جان کے مالک اور جان سے زیادہ ان کے قریب ہیں۔

آقا و مولیٰ وہی ہوتا ہے جو مالک بھی ہو اور اس کا حکم نافذ بھی ہو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
حکم نافذ ہے جس کا ذکر قرآن حکیم میں موجود ہے۔

فَلَا وَرَيْكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا

فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّوْا سَلِيمًا ﴿۶۵﴾ ﴿نساء: ۶۵﴾

تو تمہیں تمہارے پروردگار کی قسم وہ ایمان نہیں لائے یہاں تک کہ اپنا فیصلہ کنندہ مانیں تم کو ہر معاملہ میں جس میں ان کے درمیان جھگڑا ہو پھر نہ پائیں اپنے دلوں میں کھٹک جو تم نے فیصلہ کر دیا اور جی جان سے مان لیں۔

--- اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو حلال و حرام کا اختیار بھی دے دیا، فرمایا:

وَلَا يُحْرِمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ﴿توبہ: ۲۹﴾

اور نہ حرام جانیں جس کو حرام فرما دیا اللہ اور اسکے رسول نے

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ ہمارے اور جن وانس کے مالک و مولیٰ ہیں۔ مزید چند آیات پیش کی جاتی ہیں جن سے آپ کے اقتدار و اختیار کا پتا چلتا ہے۔۔۔۔۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُمِئِنَةٍ إِذَا قَضَىٰ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخَيْرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ﴿احزاب: ۳۶﴾

اور نہیں ہے نہ کسی مؤمن اور مومنہ کا حق جب کہ حکم دے دیا اللہ اور اسکے رسول نے کسی امر کا کہ رہ جائے انہیں کچھ بھی اختیار۔

یعنی حضور ﷺ کا فیصلہ اٹل ہے، کسی کو اس فیصلے میں ذرہ برابر تبدیلی کا اختیار نہیں ہے۔

ایک آیت کریمہ میں یہاں تک فرمایا کہ جب حضور ﷺ بلائیں فوراً حاضر ہو خواہ نماز ہی میں کیوں نہ ہو کیوں کہ حکم کی تعمیل بھی عبادت ہے، جب کام کر چکو نماز وہیں سے شروع کرو جہاں سے چھوڑی تھی؛ کیوں کہ حقیقت میں تم نماز ہی میں تھے۔

--- ارشاد ہوتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ

لِمَا يُحْيِيكُمْ ﴿ انفال: ۲۴ ﴾

اے وہ جو ایمان لا چکے اپنی حاضری سے جواب دو اللہ اور رسول کا
جب پکاریں تم کو رسول اسلئے کہ تم کو زندہ کر دے۔

اس سے بڑھ کر اور کیا اطاعت ہوگی؟ بلکہ یہاں تک فرمایا نبی کریم ﷺ کی محفل
میں آئے ہو تو اب جانا تمہارے اختیار میں نہیں جب تک وہ اجازت نہ دیں۔^۱
مالک و مولیٰ کو حکم کا بھی اختیار ہے، فیصلہ کا بھی اختیار ہے، دینے کا بھی اختیار
ہے، حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے مانگا، حضور ﷺ نے عطا فرما کر فرمایا 'کچھ اور مانگ' ^۲
حضور ﷺ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کے والد ہیں (آپ اعلان نبوت سے پہلے پیدا
ہوئے) اور حضرت عبداللہ کے بیٹے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن 'نور من نور اللہ' (اللہ کے نور میں
سے ایک نور) اسکی کچھ تفصیل پیچھے آچکی ہے، کچھ اور عرض کرتا ہوں۔
۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا:

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ﴿ انفال: ۲۴ ﴾

بیشک آ گیا تم میں اللہ کی طرف سے ایک نور اور روشن کتاب

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک حقیقت نہیں بلکہ دو حقیقتوں کا ذکر فرمایا
ہے، 'نور' اور 'روشن کتاب'۔۔۔۔۔ جب بیچ میں 'اور' آجائے تو دو حقیقتیں الگ الگ ہو
جاتی ہیں۔ ایک نہیں رہتیں۔ جیسے ہم کہیں 'قرآن اور حدیث'۔۔۔۔۔ تو یہ دونوں ایک
شمار نہ ہوں گی بلکہ دو شمار ہوں گی، خواہ ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔۔۔۔۔ اسلئے

۱۔۔۔۔۔ قرآن کریم، ۶۲/نور/۲۴ ۲۔۔۔۔۔ مورد الظمان، حدیث: ۲۴۳۵، اور مجمع الزوائد، ۲/۲۴۹، اور

معجم الکبیر للطبرانی، ۵/۵۲، اور البدایہ والنہایہ، ۵/۲۳۵

بہت سے مفسرین نے ”نور“ سے مراد حضور ﷺ کی ذات گرامی لی ہے۔^۱
 ویسے بھی آپ کی تشریف آوری سے دنیا میں اجالا ہو گیا، یہ تو آنکھوں دیکھی
 بات ہے، اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔۔۔ حضور ﷺ نے حضرت جابر بن عبد اللہ
 رضی اللہ عنہ کے جواب میں فرمایا:

یا جابر، اول ما خلق اللہ نوری^۲

اے جابر! سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

۔۔۔ قرآن کریم میں ایک اور آیت ہے جو اس راز سے پردہ اٹھاتی ہے، ارشاد ہوتا ہے:

اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ مِثْلُ نُورِ كَمَشْكُوتٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ
 الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۗ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ
 شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ ۗ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ
 لَمْ تَنسَسْهُ نَارٌ ۗ نُورٌ عَلَى نُورٍ ۗ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ ۗ وَ
 يُضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۳۵﴾

اسکے نور کی مثال جیسے ایک طاق، اس میں چراغ، چراغ فانوس میں،
 گویا ستارہ ہے موتی جیسا، روشن کیا جاتا ہے مبارک درخت زیتون سے جو
 پورب کا نہ پچھتم کا، اب اسکا تیل روشن ہونے کو ہے کہ نہ چھڑ جائے اسے
 آگ، نور علی نور، اللہ نور کی راہ سے جسے چاہے ہدایت دے اور اللہ مثالیں
 بیان فرماتا ہے لوگوں کیلئے اور اللہ ہر موجود کو جاننے والا ہے۔

۱۔۔۔ مندرجہ ذیل مفسرین نے ”نور“ سے مراد حضور ﷺ کی ذات اقدس لی ہے: ﴿۱﴾۔۔۔ تفسیر روح البیان، ج ۲، ص ۳۲۹

﴿۲﴾۔۔۔ تفسیر ابن جریر، ج ۴، ص ۱۶۰ ﴿۳﴾۔۔۔ تفسیر مظہری، ج ۳، ص ۶۸ ﴿۴﴾۔۔۔ تفسیر ثنائی، ج ۱، ص ۳۶۲

﴿۵﴾۔۔۔ تفسیر نیشاپوری، ج ۱، ص ۵۵ ﴿۶﴾۔۔۔ تفسیر عرائس البیان، ج ۱، ص ۲۳۸

۲۔۔۔ مولوی حسین احمد مدنی نے الشہاب الثاقب میں یہ حدیث نقل کی ہے۔

’اول ما خلق اللہ نوری‘ (ص ۴۷) اور شاہ ولی اللہ نے بھی اپنی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ
 (ص ۹۲) میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے۔

۔۔۔ اللہ تو بے مثال ہے، حضور ﷺ آئینہ جمال الہی ہیں

بے مثالی کی ہے مثال وہ حسن

خوبی یار کا جواب کہاں

اس آیت کریمہ میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے 'نور محمدی' (ﷺ) کو بیان فرمایا ہے۔ دوسری بات قابل توجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے فرمایا کہ وہ زمین و آسمان کا نور ہے، یعنی زمین و آسمان میں کوئی جگہ نہیں جو اس کے نور سے خالی ہو، اور فرمایا کہ وہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیج رہا ہے، تو کائنات کا کوئی گوشہ نہیں جہاں درود نہ پڑھا جا رہا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات کریمہ میں اس نور کا ذکر فرمایا، مثلاً مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں حضور ﷺ کے دشمنوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِّمَّ

نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿۲۷﴾ (توبہ: ۲۲)

چاہتے ہیں کہ بھادیں اللہ کا نور اپنی پھونک سے اور اللہ کو نا منظور ہے مگر یہ کہ پورا کر دکھائے اپنے نور کو، گو برامانیں کافر لوگ

۔۔۔ دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے:

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ

وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿۸﴾ (صف: ۸)

چاہتے ہیں کہ بھادیں اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے اور اللہ پورا فرمانے والا ہے اپنے نور کو، گو برامانیں کافر لوگ۔

بعض علماء نور سے حضور ﷺ کی ذات مراد نہیں لیتے شاید اسلئے کہ ہمارے مدارس عربیہ کے نصاب میں 'نور' (light) ایک مضمون کی حیثیت سے شامل نہیں۔ یہ مضمون

دور جدید کا اہم مضمون ہے جسکی طرف علماء کی توجہ ضروری ہے۔
میدان حشر میں حضور ﷺ پر ایمان لانے والوں، آپ سے محبت کرنے والوں،
آپ کی اطاعت کرنے والوں کے چہرے بھی نور سے چمک رہے ہوں گے، جب وہ
لوگ پاس سے گزریں گے جو حضور ﷺ کو مانتے ہوئے بھی نہیں مانتے۔۔۔۔۔ تو ان
کے چمکتے چہرے دیکھ کر کہیں گے:

انظُرُوا نَاقَتَيْسَ مِنْ تَوْرِكُمْ ﴿حدید: ۱۳﴾
ذرا ہمیں دیکھ تو لو، تمہاری روشنی سے ہم بھی کچھ لے لیں۔



یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ
واصحابہ وسلموا تسلیما ہ
اے ان کے حسن و جمال کے عاشقو! ان پر، ان کی آل پر، ان کے
اصحاب پر، خوب خوب درود و سلام بھیجو!

درود تاج کے یہ آخری الفاظ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ اصل میں
قرآن کریم کی آیت **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** کی تفسیر و تشریح ہے۔ پھر اسی آیت کریمہ
صَلُّوا عَلَيْهِ کی بھی تفسیر و تشریح ہے اور آخر میں آیت کریمہ کے اصل الفاظ ہیں:

وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا



اوپر درود تاج کا قرآن وحدیث کی روشنی میں ایک جائزہ پیش کیا گیا، کوئی لفظ
یا کوئی حرف ایسا نہ پایا جو لفظاً یا معناً قرآن وحدیث کے خلاف ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے

کہ اس درود پاک کے مؤلف کوئی عالم و عارف ہیں، کیونکہ کلام، متکلم کے باطن کی عکاسی کرتا ہے جس میں متکلم کو دیکھا جاسکتا ہے۔ اگر متکلم یا مصنف جاہل وان پڑھ یا شریعت سے بے خبر ہو تو ایک لفظ سے اسکے جہل و نادانی کا پتہ لگ جاتا ہے۔ درود تاج کے مؤلف کے بارے میں ایک روایت یہ ہے کہ ابوالحسن شاذلی (۶۵۶ھ/۱۲۵۸ء) نے اس کو تالیف کیا ہے۔ آئیے دیکھیں یہ کون بزرگ ہیں۔

آپ کا نام سید علی، والد کا نام عبداللہ اور دادا کا نام عبدالجبار تھا۔ آپ حسنی ہیں، ولادت ۵۹۳ھ/۱۱۹۶ء میں مراکش کے شہر سہتہ کے قریب ایک بستی غمارہ میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنی بستی میں حاصل کی، آٹھ سال کی عمر میں قرآن کریم کی تعلیم سے فارغ ہوئے پھر مقامی علماء سے علوم دینیہ کی تحصیل کی اسکے بعد بغداد گئے اور وہاں ماہرین سے مختلف علوم و فنون کی تحصیل کی۔ بغداد سے اپنے وطن آئے اور یہاں شیخ عبدالسلام بن مشیش سے شریعت و طریقت کی تعلیم حاصل کی۔ مرشد کے حکم پر افریقہ کے شہر شاذلہ تشریف لائے، یہاں ریاضات و مجاہدات کے بعد تیونس تشریف لائے اور مخلوق کی ہدایت و رہنمائی میں مصروف ہو گئے۔ یہاں سے اسکندر یہ تشریف لائے اور غالباً یہیں ازدواجی زندگی سے منسلک ہوئے۔ آپ کے علم و فضل کا یہ عالم تھا کہ اسکندر یہ میں آپ کے درس میں وقت کے جید علماء شریک ہوتے تھے۔ بے شمار لوگوں نے آپ کے علم و عرفان سے استفادہ کیا۔ آپ نے متعدد حج کئے، آخری بار ۶۵۶ھ میں روانہ ہوئے تو راستہ میں صحرائے عذاب میں ماہ ذوالقعدہ میں وصال فرمایا اور اسکندر یہ ہی میں دفن ہوئے۔ آپ کے پانچ بیٹے اور بیٹیاں ہوئیں اور تصانیف میں تیرہ چودہ کتابیں ہیں۔^۱

۱۔۔۔ ﴿ا﴾۔۔۔ الشیخ محمد الصائم: اہل البیت فی مصر، ص ۷۴

﴿ب﴾۔۔۔ سید حسین منصور شعبان: مقدمہ لطائف المنن، ص ۷-۵

﴿ج﴾۔۔۔ اردو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، جلد یازدہم، ص ۵۶۲

ابوالحسن شاذلی کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ عالم و عارف اور زاہد و متقی تھے اور وقت کے جید علماء بھی آپ سے استفادہ کرتے تھے، عقل یہ کہتی ہے کہ ایسے بزرگ عالم کی تصنیف و تالیف کا کوئی لفظ قرآن و حدیث کے خلاف نہیں ہو سکتا۔



--- قرآن حکیم میں مطلق درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿۵۶﴾ (الحزاب: ۵۶)

اور الفاظ و حروف کی بھی کوئی قید نہیں لگائی گئی۔۔۔۔۔ جب یہ آیت اتری تو صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا کہ درود کس طرح پڑھیں؟ حضور ﷺ نے درود ابراہیمی تلقین فرمایا، اسکے علاوہ اور بہت سے درود تلقین فرمائے مگر ہمارے علم میں، یہی ایک درود شریف ہے، ان درودوں کی تعداد تقریباً چالیس ہے۔ یقیناً جو صیغے آپ نے ارشاد فرمائے وہ سب سے بہتر ہیں مگر درود پاک کے وہ صیغے بھی جو آپ کی شان میں کہے گئے ہیں، کم اہم نہیں جو علماء و مشائخ نے اپنے اپنے ذوق و شوق اور اپنی اپنی محبت و لگن سے تالیف کیے ہیں اور جو ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں، ان درودوں کا سلسلہ عہد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے چلا آ رہا ہے۔ چنانچہ تبلیغی نصاب میں 'مولیٰ صل وسلم دائماً ابد علی حبیک خیر الخلق کلہم' کو بطور درود ذکر کیا گیا ہے۔ درود، محبت کے اظہار کا موثر ذریعہ ہے؛ اسلئے محبت والے اپنی محبت کا کسی نہ کسی رنگ میں اظہار کرتے ہیں پھر درودوں کی پہچان کیلئے انکے نام بھی رکھ لئے گئے ہیں۔ یہ حضور ﷺ

--- تبلیغی نصاب، فضائل درود، الشیخ محمد موسیٰ الروحانی البازی کی کتاب "البرکات المکیہ فی الصلوٰۃ النبویۃ" (مکتوبہ ۱۴۱۳ھ) حال ہی میں نظر سے گزری اس میں ۵۰۰ سے زیادہ درود شریف ہیں جن کو سات احزاب پر تقسیم کیا گیا ہے (شائع کردہ ادارہ تصنیف و ادب، جامعہ اشرفیہ، لاہور، طبع چہارم ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء)

کی سنت ہے، حضور ﷺ ہر چیز کا نام رکھتے تھے حتیٰ کہ گھر کے مختصر برتنوں کے بھی نام تھے۔ درود پاک، اللہ کے رازوں میں سے ایک راز ہے، صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے درود کے بارے میں عرض کیا تو فرمایا کہ یہ اللہ کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔ ہم اس راز کو پانے کی کوشش نہیں کرتے اور اس بحث میں الجھے ہوئے ہیں کون سا درود شریف جائز ہے، کونسا ناجائز، درود شریف پڑھیں بھی یا نہیں، پڑھیں تو زور سے پڑھیں یا آہستہ وغیرہ، وغیرہ۔۔۔۔۔

غور فرمائیں اللہ تعالیٰ ہم کو درود و سلام پڑھنے کا حکم دے رہا ہے، اور ہم اللہ سے عرض کر رہے ہیں:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

اے اللہ تو ہی محمد (ﷺ) پر درود بھیج۔

ہم تو حکم ماننے والے ہیں، حکم دینے والے نہیں۔۔۔ حضور ﷺ نے جو فرمایا حق فرمایا، بندے آپ کی تعریف و توصیف کا حق ادا کر ہی نہیں سکتے، جس نے آپ کی حقیقت کو پہچانا وہی آپ کی کماحقہ تعریف و توصیف کر سکتا ہے، اس لئے حضرت صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا:

’میرے پروردگار کے سوا میری حقیقت کو کسی نے نہ پہچانا‘

لیکن آیت کریمہ کی تعمیل میں جن علماء و مشائخ نے درود پاک تالیف فرمائے، بعض حضرات ان کو پڑھنے سے روکتے ہیں، یہ روکنا تو اللہ کے حکم کی نافرمانی ہے، جو حکم بجالایا ہم اس سے کہتے ہیں کہ کیوں بجالایا؟۔۔۔۔۔ کیسی عجیب بات ہے۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے درود تالیف کرنے والوں اور درود پڑھنے والوں کی قرآن کریم میں یہ شان بیان فرمائی:

هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ
 ﴿احزاب: ۴۳﴾ وہی ہے جو درود بھیجتے تم پر اور اس کے فرشتے

درود کے فضائل اپنی جگہ، سب سے بڑھ کر فضیلت یہ ہے کہ درود پڑھنے والے پر اللہ اور اس کے فرشتے درود پڑھ رہے ہیں، ہم گنہگار و سیہ کار اس قابل کہاں مگر درود پاک ہم کو اس قابل بنا دیتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو پاک و ناپاک اور نیک و بد کا ایک معیار بتایا ہے جس سے ہر بات آسانی سے پہچانی جاسکتی ہے۔ ضابطہ یہ ہے کہ پاک باتیں باقی رہتی ہیں اور بلندی کی طرف جاتی ہیں، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ﴿۲۳﴾
 ﴿ابراہیم: ۲۳﴾ پاکیزہ بات کی مثال جیسے پاکیزہ درخت جسکی جڑ مضبوط اور اسکی شاخ آسمان میں۔

--- دوسری جگہ فرمایا:

إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ﴿۱۰﴾
 ﴿فاطر: ۱۰﴾ اس کی طرف چڑھتی ہیں پاکیزہ باتیں اور نیک کام ان کو اور چڑھاتا ہے اور بلند کرتا ہے۔

--- اور ناپاک اور بری باتوں کیلئے فرمایا:

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ
 الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾
 ﴿ابراہیم: ۲۶﴾ اور گندی بات کی مثال جیسے گندہ درخت جو زمین کے اوپر سے کاٹ

دیا گیا، اس کو قرار ہی نہیں۔

--- دوسری جگہ فرمایا:

وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُخَيِّطُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتٍ ﴿شوری: ۲۳﴾

اور مٹا دیتا ہے اللہ باطل کو اور درست رکھتا ہے حق کو اپنی باتوں سے۔

’درود تاج‘ گزشتہ آٹھ سو برس سے سارے عالم میں پڑھا اور سنا جا رہا ہے۔۔۔ قرآن کریم کے اوپر بیان کردہ ضابطے کی روشنی میں اگر ہم درود تاج کا جائزہ لیں تو حقیقت واضح ہو جاتی ہے ہمارے شکوک و شبہات کا ازالہ قرآن کریم ہی کر سکتا ہے۔



درود تاج میں حضور ﷺ کے فضائل و کمالات بیان کئے گئے ہیں؛ کیوں کہ ’صلی‘ کے معنی ہی ’اچھی تعریف کرنا‘ ہیں؛ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضور ﷺ کے فضائل و کمالات بیان کئے ہیں۔ فضائل و کمالات سن کر ہی شخصیت سے محبت ہوتی ہے اور محبت سے اطاعت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے، جب محبت ہو جاتی ہے تو محبت، محبوب کے بارے میں غلط بات سننے کیلئے تیار نہیں ہوتا، محبت کی نفسیات یہ ہے کہ وہ محبوب کی تعریف سننا پسند کرتا ہے، کوئی تعریف کرتا ہے تو وہ لڑتا جھگڑتا نہیں بلکہ خوش ہوتا ہے۔ علماء اسلام کا ہم پر احسان ہے کہ انہوں نے درودوں کے ذریعہ ہمیں حضور ﷺ کے وہ بے شمار فضائل و کمالات عطا فرمائے جو قرآن وحدیث میں موجود ہیں، یہ الگ بات ہے کہ کوئی بیان نہ کرے اور ہم سے چھپائے جس طرح حضور ﷺ کے عہد مبارک میں یہود و نصاریٰ کے علماء چھپایا کرتے تھے، تو ریت و انجیل میں حضور ﷺ کا نام نامی اور فضائل و کمالات اسلئے چھپاتے تھے کہ یہود و نصاریٰ کو معلوم نہ ہو جائیں اور وہ مشرف باسلام نہ ہو جائیں۔

--- قرآن کریم میں ان حقائق کا اس طرح ذکر فرمایا گیا:

وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۱۳۶﴾
بیشک ان میں سے ایک وہ حق کو ضرور چھپاتا ہے جانتے بوجھتے۔

--- دوسری جگہ فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ
مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّعْنُونَ ﴿۱۵۹﴾
بیشک جو لوگ چھپائیں جو اتارا ہے روشن باتوں اور ہدایت کو بعد
اسکے کہ بیان فرما دیا ہم نے اسکو لوگوں کیلئے کتاب میں۔ وہ لوگ ہیں کہ
ان پر اللہ کی پھٹکار اور سارے لعنت کرنے والوں کی لعنت۔

اور چھپانے کی یہ کارروائی لے دے کے ہوتی تھی، اس کا بھی ذکر قرآن کریم

میں ہے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الضَّلٰةَ بِالْهُدٰی ﴿۱۷۵﴾
وہ لوگ جنہوں نے خریدا گمراہی کو ہدایت کے بدلے

--- پھر دوسری آیت میں فرمایا:

’بیشک جو لوگ، چھپائیں جسکو اتارا اللہ نے کتاب میں اور اس سے
حاصل کریں تھوڑی قیمت وہ لوگ نہیں کھاتے اپنے پیٹ میں مگر آگ۔‘

تو چھپانے والے چھپاتے ہیں لیکن قرآن وحدیث کی یہ چھپائے جانے والی باتیں
لوگوں پر ظاہر ہوتی ہیں تو وہ دل ہی دل میں شرمندہ ہوتے ہیں اور کڑھتے ہیں اور تمنا
کرتے ہیں، اے کاش! ہمارے علماء نے پہلے ہی ہم کو بتا دیا ہوتا تو شرمساری نہ ہوتی۔

--- قرآن کریم، ۱۷۴/ بقرہ/ ۲

اور مت کہہ دیا کرو جو تمہاری زبانیں جھوٹ بکتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام تا کہ گھڑو اللہ پر جھوٹ، بیشک جو لوگ گڑھیں اللہ پر جھوٹ ناکام ہیں۔

اس واضح آیت کے ہوتے ہوئے اس قسم کے غیر دانشمندانہ بحث و مباحثے سے ہمارے جوان ذہنی الجھن میں مبتلا ہوتے ہیں اور دین و دینداروں سے دور ہوتے چلے جا رہے ہیں، فقیر کے نزدیک وہ ہماری شفقتوں کے محتاج ہیں، ان میں ذوق و شوق ہے، ان میں لگن ہے۔ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ نے کیسا اچھا اور آسان اصول ہم کو دیا ہے، اگر اس اصول پر کار بند رہے تو کسی الجھن میں مبتلا نہیں ہو سکتے۔

’دروود تاج‘ کے بارے میں ہمارے شکوک و شبہات سنی سنائی باتوں کی وجہ سے ہیں، الحمد للہ اب سارے حقائق روز روشن کی طرح سامنے آ گئے ہیں، حق تو یہ ہے کہ صاحب دروود تاج نے حضور ﷺ کی پاک سیرت، ہمارے سامنے کھول کر رکھ دی ہے۔ آپ کا نام نامی، آپ کی آل و اولاد، آپ کی صورت و سیرت، آپ کا حسن و جمال، آپ کے حالات و واقعات، آپ کی عادات و خصائل، آپ کا مقام و مرتبہ، آپ کے تفردات و امتیازات، آپ کے معجزات و خرق عادات، آپ کی محبوبیت و ختمیت، آپ کی فضیلت و اقربیت۔۔۔۔۔ الغرض۔۔۔۔۔ آپ کی حیات پاک کا ہر گوشہ سامنے آ گیا۔

وہ کچھ اس صورت سے آئے جلوہ دکھلاتے ہوئے
میں یہ سمجھا کہ وسعت کو نین میرے دل میں ہے



”گزارش“

اس ادارے کی سب سے اہم اشاعت ”معارف القرآن“ ہے جو کہ قرآن حکیم کا اردو میں نہایت شاندار ترجمہ ہے۔ اور ہماری دوسری شائع کی ہوئی کتابیں بلا ہدیہ ہیں جو کہ صرف ڈاک کا خرچہ ارسال کر کے ہم سے منگوائی جاسکتی ہیں۔ گزارش ہے کہ دین کا زیادہ سے زیادہ علم خود بھی حاصل کریں اور اپنے اہل خانہ کو بھی بہم پہنچائیں۔ اردو، انگلش اور دوسری زبانوں میں اسلامی لٹریچر فراہم کرنا اس ادارے کا ایک اہم مقصد ہے۔ ہمارے دیئے گئے نمبروں پر فوراً ہم سے رابطہ قائم کیجئے۔

ادارہ



’تصدیق نامہ‘

میں نے گلوبل اسلامک مشن، ایف، نیویارک، یو ایس اے کی کتاب بنام

’درود تاج‘

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

کی طباعت کے وقت اسکے ہر صفحہ کو حرفاً بحرفاً بغور پڑھا ہے۔

تصدیق کی جاتی ہے کہ اس میں موجود قرآن کریم کی آیات کریمہ اور احادیث شریفہ کے الفاظ اور اعراب دونوں بالکل صحیح ہیں۔ اور میرا یہ سرٹیفکیٹ درستگی اور اغلاط سے پاک ہونے کا ہے۔ دوران طباعت اگر کوئی زیر، زبر، پیش، جزم، تشدید یا نقطہ چھپائی میں خراب ہو جائے تو اسکا متن کتابت کی صحت سے تعلق نہیں ہے۔۔۔۔۔ علاوہ ازیں۔۔۔۔۔ کتاب ہذا میں کوئی مضمون ملک و ملت کے خلاف نہیں ہے۔

فقط

المصدق



مطالعہ المدینہ منورہ

الذی علیہ
Syed Mohd. Azmat Ali Noor
Research & Registration Office Aug 4
Sind, Karachi

سید محمد عظمت علی نوری
ریسرچ و رجسٹریشن آفیسر
(محکمہ اوقاف، سندھ) کراچی

گلوبل اسلامک مشن، ایف،
نیویارک، یو ایس اے

معارف القرآن

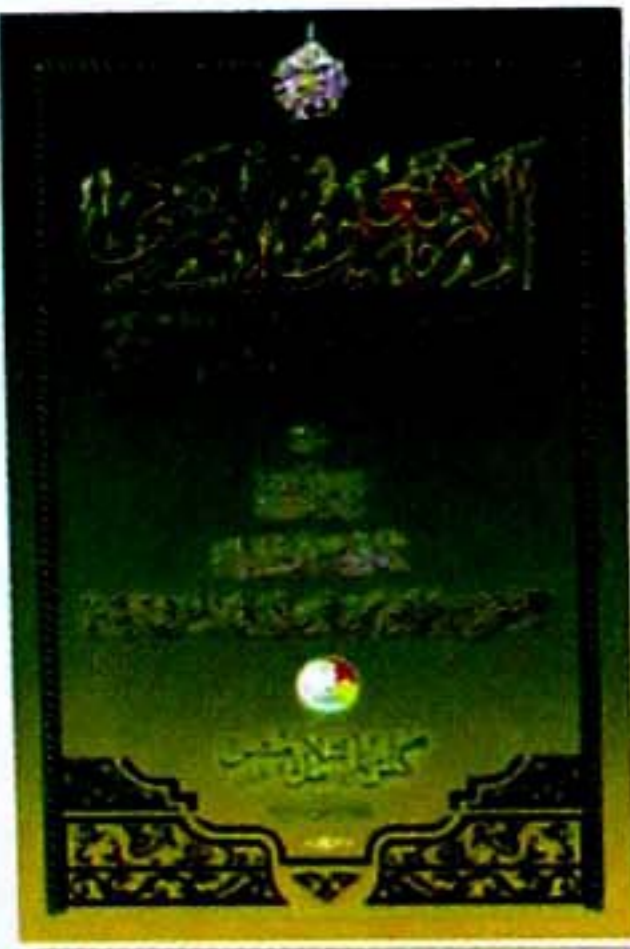
اردو ترجمہ قرآن

مترجم: مخدوم المملت ابوالحامد حضور سید محمد محدث اعظم ہند



اردو میں قرآن کریم کا بے حد آسان، بہترین اور انوکھا ترجمہ قرآن جسکے بارے میں اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ 'شہزادے تم نے اردو میں قرآن لکھا ہے'۔۔۔

☆-☆-☆ صرف ڈاک کا خرچہ بھیج کر ہم سے بلا ہدیہ منگوا یا جاسکتا ہے۔☆-☆-☆



الأربعين ناصريه

فوق ہمالیہ حدیث النبویہ

'چالیس احادیث مبارکہ کی محققانہ مفصل شرح'

حضور شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ عالی کے مایہ ناز

قلم سے رقم شدہ احادیث پاک کی شرح کا ایک حسین مجموعہ۔ گلوبل

اسلامک مشن کی ایک خوبصورت پیش کش۔ آج ہی حاصل کیجئے۔

علماء حق کی سرپرستی میں رواں دواں



اہلسنت وجماعت کا ایک چمکتا روشن ستارہ

Mailing Information:

P.O. Box 100
Wingdale, NY 12594
U.S.A.

گلوبل اسلامک مشن
گلوبل اسلامک مشن
نہو یلارک بیوا یسراے

Contact Information:

Toll Free: (800) 786-9209
www.globalislamicmission.com
GIMUSA@GMAIL.COM

معارف القرآن

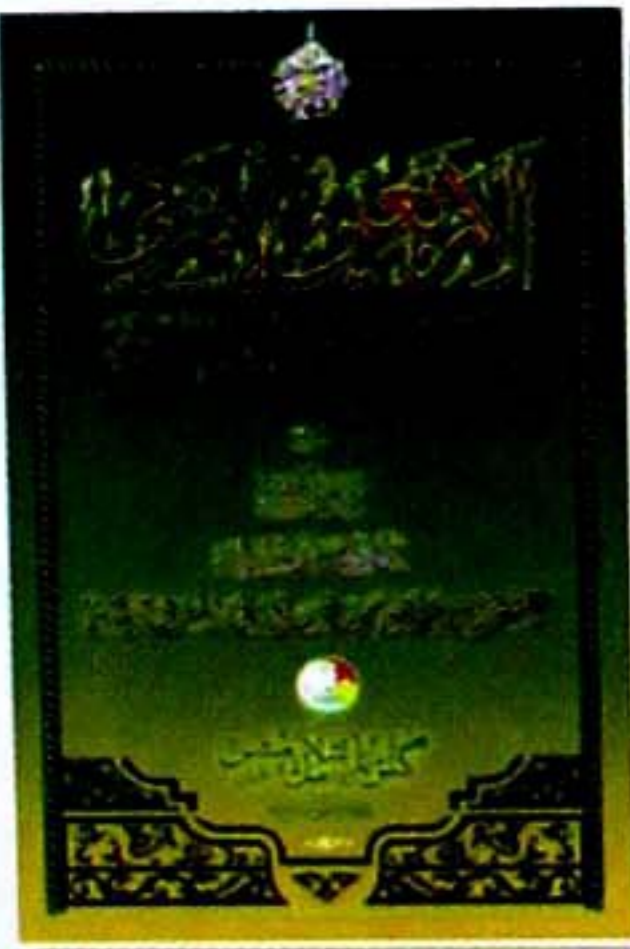
اردو ترجمہ قرآن

مترجم: مخدوم المملت ابوالحامد حضور سید محمد محدث اعظم ہند



اردو میں قرآن کریم کا بے حد آسان، بہترین اور انوکھا ترجمہ قرآن جسکے بارے میں اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ 'شہزادے تم نے اردو میں قرآن لکھا ہے'۔۔۔

☆-☆-☆ صرف ڈاک کا خرچہ بھیج کر ہم سے بلا ہدیہ منگوا یا جاسکتا ہے۔☆-☆-☆



الأربعين ناصريه

وقف بمجالس النبوة

'چالیس احادیث مبارکہ کی محققانہ مفصل شرح'

حضور شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ عالی کے مایہ ناز

قلم سے رقم شدہ احادیث پاک کی شرح کا ایک حسین مجموعہ۔ گلوبل

اسلامک مشن کی ایک خوبصورت پیش کش۔ آج ہی حاصل کیجئے۔

علماء حق کی سرپرستی میں رواں دواں



اہلسنت وجماعت کا ایک چمکتا روشن ستارہ

Mailing Information:

P.O. Box 100
Wingdale, NY 12594
U.S.A.

گلوبل اسلامک مشن
گلوبل اسلامک مشن
نہو یلارک بیوا یسراے

Contact Information:

Toll Free: (800) 786-9209
www.globalislamicmission.com
GIMUSA@GMAIL.COM